اہل سنّت والجماعت کے عقائد

بیان السُنّۃ

المعروف بہ

# عقیدۃ الطحاوی

○

للامام حجۃ الاسلام حافظ الحدیث ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ
الازدی المصری الطحاوی [۲۲۹ھ-۳۲۱ھ]

○

ترجمہ

از احقر عبد الحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم

○

ناشر ○ ادارہ نشر و اشاعت ○ مدرسہ نصرۃ العلوم ○ گوجرانوالہ

Marfat.com

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

CALL NO.

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY

LAHORE

Marfat.com

6671

اہل سنّت والجماعت کے عقائد

بیان السّنۃ

المعروف بہ

# عقیدۃ الطّحاوی

للامام حجۃ الاسلام حافظ الحدیث ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ
الازدی المصری الطحاوی [۲۲۹ھ-۳۲۱ھ]

ترجمہ

حضرت مولانا عبدالحمید سواتی بانی مدرسہ نصرۃ العلوم

ناشر ○ ادارہ نشر واشاعت ○ مدرسہ نصرۃ العلوم ○ گوجرانوالہ

Marfat.com

135229

طبع سوم

تاریخ طباعت ——— جولائی ۱۹۹۲ء

مطبع ——— فائن ٹیکس پرنٹرز

قیمت -/۹ روپے

ناشر:- ادارہ نشرواشاعت، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

## ملنے کے پتے

مکتبہ مدنیہ اُردو بازار لاہور

مکتبہ قاسمیہ اُردو بازار لاہور

# مُقَدِّمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی ھَادِیَ الْاَنَامِ کَآفَّۃً مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

## عقیدہ کی اہمیت :-

انسان کی کامیابی کے لئے خالق تعالٰے نے تین چیزیں مقرر فرمائی ہیں ۔

عقیدہ کی اصلاح ، عمل کی اصلاح ۔ اخلاق کی اصلاح ۔

پھر ان میں سے سب سے اہم اور بنیادی چیز عقیدہ ہے ۔ کیونکہ اعمال اور اخلاق عقیدہ کی صحت پر موقوف ہیں ، اگر عقیدہ صحیح ہے تو اعمال بھی اللہ تعالٰی کے نزدیک مقبول ہوں گے ، اور اخلاق کا ثمرہ بھی انسان کو مل جائے گا ۔ اگر عقیدہ فاسد ہوا تو نہ اعمال معتبر ہوں گے اور نہ اخلاق کارگر ہوں گے ۔ قرآن اور سنت میں اس بنیادی حقیقت کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُوْنَ ○ (سورۂ انبیاء)

پس جو شخص نیک عمل کرتا ہے بشرطیکہ وہ مومن بھی ہو تو ایسے شخص کی محنت نظر انداز نہیں کی جائے گی اور ہم اس کی کوشش کو لکھتے رہتے ہیں۔

فلاح اور کامیابی کا مدار حقیقت میں یہی ایمان اور عقیدہ کی درستگی ہے۔ اگر کسی کے پاس ایمان کی دولت ہوگی تو وہ کامیاب ہوگا۔ ورنہ بڑے بڑے نیک اعمال بھی روز قیامت کی آندھی میں راکھ کی طرح اڑ جائیں گے، اور انسان خالی ہاتھ رہ جائے گا۔

حضرت خواجہ ضیاء الدین نخشبیؒ (خلیفہ حضرت شیخ فریدالدین شکر گنجؒ) نے ایک ایمان افروز جملہ لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :-

"سرمایہ داران سودائے آخرت گویند تا سرمایۂ ایمان باتست ہرگز زیاں نخواہی گرد"۔ (سلک السلوک ص۱۵)

سودائے آخرت کے سرمایہ دار کہتے ہیں کہ جب تک تمہارے پاس ایمان کا سرمایہ موجود ہے۔ تو تمہیں ہرگز کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مومن انسان کے نزدیک ایمان سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں۔ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہی دعا رہی ہے :-

Marfat.com

| | |
|---|---|
| تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ (سورۂ یوسف) | اے اللہ اسلام پر یعنی فرمانبرداری کی حالت پر مجھے وفات دے اور مجھ کو مرنے کے بعد صالحین کے ساتھ ملا دے۔ |

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا میں یہ جُملہ بھی ہے:۔

| | |
|---|---|
| وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔ (سورۂ ابراھیم) | اے اللہ مجھ کو اور میری اولاد کو بت پرستی سے دور رکھ۔ |

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی دعوت کے تین بڑے اہم اصول ہیں، پہلا اصول تصحیح عقائد، مبدأ ومعاد اور مجازات وغیرہ کے متعلق اس فن کو علماءِ متکلمین نے بیان کیا ہے، دوسرا تصحیح عمل طاعاتِ مقربہ (اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرنے والی اطاعتیں) اور ارتفاقات ضروریہ (زندگی اور معیشت کی درستگی کے اسباب) کے سلسلے میں اعمال کی درستگی سنت کے مطابق، اس کو فقہاء امت نے بیان کیا ہے، تیسری تصحیح اخلاص اور احسان، شریعت کے مقاصد میں سے یہ اہم، ادق اور بہت ضروری مقصد ہے جیسا کہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ اور معنی کا تعلق لفظ کے ساتھ ہوتا ہے، اس کو صوفیائے کرام نے بیان کیا ہے (تفہیمات الٰہیہ ج ۱ ص ۱۳)

تصدیق قلبی، ایمان، عقیدہ یہ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف عنوانات

ہیں، عقیدہ عقد سے مشتق ہے، عقد کا معنی باندھنا اور گرہ لگانا ہوتا ہے۔ چند بنیادی حقائق کے بارہ میں یقین اور تصدیق قلبی کو پختہ کرنا اور خیالات کو ایسا مضبوط بنانا جس طرح گرہ باندھی جاتی ہے، یہ عقیدہ اور ایمان ہوتا ہے، جو اس کے وجود دل اور دماغ کے ساتھ اس طرح پیوست ہوتا ہے، کہ اس سے جدا نہیں ہوسکتا۔ اور ایمان لغت (عربی زبان) ہیں تصدیق کو کہتے ہیں، اور شریعت میں ایمان کہتے ہیں، اللہ تعالےٰ، اس کے ملائکہ اس کی کتابیں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت کی تصدیق کرنا۔ اللہ تعالےٰ کے وجود اس کی توحید اس کے اسماءِ پاک اس کی صفات اس کے احکام کی تصدیق کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو واجب الوجود ماننا اور تمام زمانیات و مکانیات اور مادیات سے ماوراء تسلیم کرنا، اور اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کرنا اور اس کو صفات کمال کے ساتھ متصف ماننا اور صفاتِ نقص سے پاک اور منزہ یقین کرنا۔ اس کے اسمائے پاک کو پہچاننا۔ ان پر یقین کرنا ان کا ورد کرنا۔ ان کے ساتھ اس کو پکارنا، اور اس کے ملائکہ پر یقین رکھنا کہ ملائکہ موجود ہیں ان کے اجسام لطیف اور نورانی ہیں۔ اور ان کو گناہوں سے معصوم اور پاک جاننا اور ملائکہ ایسے جواہر ہیں جن میں نشو ونما اور شہوت اور غضب نہیں ہوتا۔ اور مادی حوائج کھانا پینا، اہل وعیال وغیرہ سے مبرا ہوتے ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کے انعام واکرام اور اس کے قرب کے طالب ہوتے ہیں۔ اور یہ ملائکہ تمام مخلوق تک فیض رسانی کا ذریعہ ہیں، اور تمام کتب سماویہ پر

Marfat.com

ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا۔ سب سے آخر میں قرآن کریم نازل فرمایا جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ اور قیامت پر یقین رکھنا اور ہر اس چیز پر یقین رکھنا جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو یعنی تمام ضروریات دین کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔ ان میں کسی ایک چیز کا انکار یا اس کی غلط تاویل کرنے سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے :۔

| | |
|---|---|
| وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ (نساء) | اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا انکار کیا تو بلاشبہ وہ راہ راست سے بہت دُور جا پڑا۔ |

انسانوں کی تمام ممکنہ ترقیات اسی ہی عقیدہ اور اسی نکتہ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں، جس کا عقیدہ اور ایمان جس قدر مضبوط، پختہ اور راسخ ہوگا جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان اور عقیدہ تھا، تو اس کی ہمت، ارادہ اور عزم بھی اس قدر مضبوط ہوگا اور اسی کے مطابق وہ انسان عظیم الشان کام سرانجام دے سکے گا۔

اس عقیدہ کو کمزور اور فاسد کرنے والی مختلف قسم کی گمراہ طاقتیں، افراد،

Marfat.com

اور شیاطین وغیرہ غلط پراپیگنڈہ اور وسوسہ اندازی کے ذریعہ کمزور کرتی ہیں اور آخر کار انسان کو نکما بنا کر ہلاکت اور موت کے گھاٹ اتار دیتی ہیں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دُعا میں یہ حقیقت سمجھائی ہے :۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔ — اے اللہ ہمارے دلوں کو اپنے سچے دین اسلام پر ثابت رکھنا۔

مشاہدات اور تجربات بھی اس پر گواہ ہیں کہ نباتات اور اشجار کی شاخیں اور پتے جہاں سے پھوٹتے ہیں وہاں ایک گرہ ہوتی ہے ان ہی گرہوں کی وجہ سے پانی اور خوراک صاف ہو کر اوپر جاتی ہے، اور درخت پھول پھل لاتے ہیں، اگر اس گرہ میں خرابی پیدا ہو جائے، تو درخت کی تمام ترقی رُک جائیگی، اسی طرح انسانی اعتقادات بھی ایسے ہیں کہ اگر ان میں کسی قسم کی خرابی، بگاڑ اور فساد آجائے تو انسان کی تمام ترقی رُک جائے گی اور انسان کے اعمال حبط اور ضائع ہو جائیں گے۔ اعمال میں وزن، ثقل اور عفت (پاکیزگی)، ان ہی اعتقادات حقہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اعتقاد کی صحت کے بغیر اعمال برباد ہوں گے، مومن انسان کا قصد ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ اس کو عقیدہ میں سچائی حاصل ہو، اس کا اعتقاد صحیح اور درست ہو جہل اور کفر، شرک، نفاق، ارتداد، الحاد، شک، بے دینی، اور تمام فاسد عقائد سے دور ہو۔ عقیدہ باطن کی طہارت ہے فکری اور قلبی، ذہنی، روحی طہارت ہے، انسان کا باطن اگر پاک نہ ہو تو ظاہر کی طہارت اور پاکیزگی انسان کو کامیاب

نہیں بنا سکتی۔ نیز عقیدہ کی صحت اور درستی سے انسان کی ترقی کا رخ بھی متعین ہوتا ہے۔ جب تک عقیدہ درست نہ ہو انسان کا رُخ عالم بالا حظیرۃ القدس اور بہشت کی طرف نہیں پھر سکتا۔

## عقیدہ کے متعلق صحابہ کرام کا نظریہ

مسلم شریف میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ حضرت یحییٰ بن یعمُر فرماتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰنؒ حج کے لئے گئے اور ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ حضرت ہمارے اطراف میں ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں۔ جو قرآن کریم پڑھتے ہیں اور علم بھی بڑی گہرائی سے طلب کرتے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ بھی نہیں، یہ سب باتیں مستأنف (جدید) ہیں یعنی جب کوئی بات ہو جاتی ہے تو پھر اس کو لکھا جاتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، کہ جب تم ان لوگوں سے ملو تو ان کو بتلا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں میرا ان سے کوئی تعلق نہیں، اور ان کو یہ بتلا دو کہ عبداللہ بن عمرؓ قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان میں سے بالفرض کسی شخص کے لئے اُحد پہاڑ جتنا خالص سونا ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں صرف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز قبول نہ کریں گے، جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، ظاہر ہے کہ تقدیر ایمان کا ایک جز ہے کیوں کہ تقدیر بھی اللہ تعالےٰ کی صفات کے تحت داخل ہے، مقدر کرنا اس کی صفت ہے۔ اگر ایک جُز میں خرابی سے

سارے اعمال ضائع ہوں گے تو سارے اجزائے ایمان کو بھی اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔

آج کل لوگوں کے خیالات اور عقائد کی گمراہی دیکھ دیکھ کر بڑا افسوس اور صدمہ ہوتا ہے خصوصاً نئی نسل کے نوجوان جن پر ایک طرف جہالت کا غلبہ ہے اور دوسری طرف مغربیت، اشتراکیت اور الحاد و بے دینی کا زور اگر اس مختصر سے کتابچہ کو پڑھ کر نوجوانوں میں عقیدہ کی اصلاح اور درستگی کا ادنیٰ سا جذبہ بھی پیدا ہو گیا تو مترجم کی کوشش انشاءاللہ بار آور ہوگی۔

عقیدہ کے بیان کے لئے سلف صالحین اور علماء کرامؒ نے بڑی بڑی کوششیں کی ہیں، علم توحید اور عقائد کی جملہ کتابیں اسی عقیدہ کو سمجھانے کے لئے لکھی گئی ہیں، چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے رسالہ فقہ اکبر لکھ کر عقائد حقہ کو سمجھایا ہے۔ اور امام طحاویؒ نے عقیدۃ الطحاوی لکھ کر اس مقصد کو واضح کیا ہے۔

## رسالہ عقیدۃ الطحاوی:-

اہل سنت والجماعت کے ہاں عقیدۃ الطحاوی عقائد کا مستند ترین مجموعہ ہے، حضرت علامہ تاج الدین سبکیؒ[1] الشافعی (المتوفی ۷۷۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد الشیخ الامام عبد الکافی السبکیؒ (متوفی ۷۵۶ھ) سے سنا ہے وہ فرماتے تھے:-

---

[1] سبک مصر میں ایک گاؤں کا نام تھا (التعلیقات السنیہ ص ۱۹۶)

Marfat.com

مَا تَضَمَّنَتْهُ عَقِيْدَةُ الطَّحَاوِيْ هُوَ مَا يَعْتَقِدُهُ الْاَشْعَرِيْ لَا يُخَالِفُهُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثِ مَسَائِلَ۔ قلتُ اَنَا اَعْلَمُ اَنَّ الْمَالِكِيَّةَ كُلُّهُمْ اشاعِرَةٌ لَا اَسْتَثْنِيْ احدًا وَالشَّافعيةَ غَالِبُهُمْ اَشَاعِرَةٌ لَا اَسْتَثْنِيْ اِلَّا مَنْ لَحِقَ مِنْهُمْ بِتَجْسِيْمٍ اَوْ اِعْتِزَالٍ مِمَّنْ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ۔

کہ عقیدہ طحاوی جن عقائد پر مشتمل ہے یہ وہ عقائد ہیں جن پر امام اشعریؒ کا اعتقاد ہے، ان میں سے صرف تین مسائل میں امام اشعری کا اختلاف ہے۔ (امام سبکیؒ فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ امام مالکؒ کے پیروکار سب اشاعرہ ہیں (یعنی امام اشعریؒ کے عقائد کے مطابق ان کا اعتقاد ہے) اور اس سلسلہ میں میں کسی کو مستثنیٰ قرار نہیں دیتا سب مالکیہ اشعری العقیدہ ہیں۔ اور امام شافعیؒ کے پیروکاروں کی غالب اکثریت اشاعرہ ہے بجز ان کے جو مجسمہ فرقہ اور معتزلہ فرقہ سے مل گئے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔

وَالْحَنَفِيَّةُ اَكْثَرُهُمْ اَشَاعِرَةٌ اَعْنِيْ يَعْتَقِدُوْنَ عَقْدَ الْاَشْعَرِيْ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اِلَّا مَنْ لَحِقَ مِنْهُمْ

اور امام ابو حنیفہؒ کے پیروکار بھی اکثر اشاعرہ ہیں بجز ان کے جو معتزلہ فرقہ کے ساتھ مل گئے ہیں۔

Marfat.com

بِالْمُعْتَزِلَةِ۔
وَالْحَنَابِلَةُ اَكْثَرُ فُضَلَاءِ
مُتَقَدِّمِيْهِمْ اَشَاعِرَةٌ
لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ عَنْ
عَقِيْدَةِ الْاَشْعَرِيِّ اِلَّا مَنْ
لَحِقَ بِاَهْلِ التَّجْسِيْمِ وَ
هُمْ فِيْ هٰذِهِ الْفِرْقَةِ مِنَ
الْحَنَابِلَةِ اَكْثَرُ مِنْ غَيْرِهِمْ
وَقَدْ تَأَمَّلْتُ عَقِيْدَةَ
اَبِيْ جَعْفَرِ الطَّحَاوِيْ رح
فَوَجَدْتُ عَلٰى مَا قَالَ
الشَّيْخُ الْاِمَامُ وَعَقِيْدَةُ
الطَّحَاوِيْ زَعَمَ اَنَّهَا
الَّذِيْ عَلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ
وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَ
لَقَدْ جَوَّدَ فِيْهَا۔ ثُمَّ تَصَفَّحْتُ
كُتُبَ الْحَنَفِيَّةِ فَوَجَدْتُ جَمِيْعَ

اور امام احمد بن حنبلؒ کے پیروکاروں
میں سے اکثر متقدمین فضلاء اشعری
العقیدہ ہیں بجز ان کے جو مجسمہ فرقہ
سے مل گئے ہیں اور ان کی تعداد دوسروں
کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ اور میں نے
عقیدۂ طحاوی کو غور سے دیکھا تو معاملہ
اسی طرح پایا جس طرح والد بزرگوار نے
فرمایا ہے۔ اور طحاوی کا عقیدہ ان
کے قول کے مطابق یہی عقیدۂ ائمہ ثلاثہ
حضرت امام ابوحنیفہؒ، امام ابویوسفؒ
امام محمدؒ کا عقیدہ ہے اور امام طحاویؒ
نے اس رسالہ میں عقائد کو بہت ہی عمدہ
طریق پر پیش کیا ہے۔ پھر میں نے علماء
احناف کی کتابوں کی ورق گردانی کی تو
میں نے پایا کہ تمام وہ مسائل جو ہمارے
درمیان اور احناف کے درمیان مختلف

Marfat.com

الْمَسَائِلُ الَّتِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْحَنَفِيَّةِ خِلَافٌ فِيْهَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَسْئَلَةً مِنْهَا مَعْنَوِيٌّ سِتُّ مَسَائِلَ وَالْبَاقِيْ لَفْظِيٌّ وَ تِلْكَ السِّتَّةُ الْمَعْنَوِيَّةُ لَا تَقْتَضِيْ مُخَالَفَتُهُمْ لَنَا وَلَا مُخَالَفَتُنَا لَهُمْ فِيْهَا تَكْفِيْرًا وَلَا تَبْدِيْعًا صَرَّحَ بِذٰلِكَ الْاُسْتَاذُ اَبُوْمَنْصُوْرِ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُهٗ مِنْ اَئِمَّتِنَا وَاَئِمَّتِهِمْ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ التَّصْرِيْحِ لِظُهُوْرِهٖ۔ [1]

ہیں، ان کی تعداد صرف تیرہ[۱۳] ہے۔ ان میں سے چھ حقیقی اور سات صرف لفظی اختلاف پر مشتمل ہیں اور یہ جو حقیقی اختلافی مسائل ہیں ان میں ہماری مخالفت یا ان کی مخالفت نہ تو تکفیر کا حکم لگاتی ہے اور نہ کسی فریق پر بدعت کا حکم لگانے کا باعث ہے۔ اس کی تصریح امام ابومنصور بغدادیؒ نے اور دوسرے علماء نے کی ہے جس میں احناف اور شوافع دونوں کے علماء شامل ہیں اور اس بارہ میں کسی تصریح کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ یہ بات خود بہت واضح اور ظاہر ہے۔

اور اسی طرح امام تاج الدین سبکیؒ فرماتے ہیں۔

وَهٰذِهِ الْمَذَاهِبُ الْاَرْبَعَةُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِي الْعَقَائِدِ وَاحِدَةٌ

اور یہ مذاہب اربعہ بحمد اللہ عقیدہ میں متفق ہیں بجز ان کے جو ان میں سے

---

[1] طبقات الشافعية الكبرى ج ۲ ص ۲۶۱، ۲۶۲ طبع مصر

Marfat.com

اِلَّا مَنْ لَحِقَ مِنْهَا بِاَهْلِ الْاِعْتِزَالِ
اَوِ التَّجْسِيْمِ وَاِلَّا فَجُمْهُوْرُهَا
عَلَى الْحَقِّ۔ يَقْرَؤُوْنَ عَقِيْدَةَ
اَبِىْ جَعْفَرِ الطَّحَاوِىْ الَّتِىْ تَلَقَّاهَا
الْعُلَمَاءُ سَلَفًا وَّخَلَفًا بِالْقَبُوْلِ
وَيَدِيْنُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِرَأْىِ
شَيْخِ السُّنَّةِ اَبِى الْحَسَنِ
الْاَشْعَرِىْ الَّذِىْ لَمْ يُعَارِضْهُ
اِلَّا مُبْتَدِعٌ ؎

معتزلہ یا مجسمہ کے ساتھ مل گئے ہیں
ورنہ جمہور اہلِ مذاہب اربعہ حق پر ہیں
یہی عقیدہ ابی جعفر طحاوی پڑھتے ہیں
جس کو علماء نے سلفًا و خلفًا قبول کیا
ہے اور اسی عقیدہ کے ساتھ اللہ
تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں شیخ ابوالحسن
اشعری کی رائے کے مطابق کیونکہ
شیخ اشعریؒ کی مخالفت بجز مبتدع
کے دوسرا کوئی نہیں کرتا۔

اور اسی طرح دوسری جگہ فرماتے ہیں :۔

وَهٰؤُلَاءِ الْحَنَفِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ
وَالْمَالِكِيَّةُ وَفُضَلَاءُ الْحَنَابِلَةِ
وَلِلّٰهِ تَعَالَى الْحَمْدُ فِى الْعَقَائِدِ
عَقِيْدَتُهُمْ وَاحِدَةٌ كُلُّهُمْ عَلٰى
رَأْىِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ،

اور یہ حنفی، شافعی، مالکی، اور حنابلہ سے
فضلاء بحمد اللہ سب عقیدہ میں متفق
ہیں، اہل سنت والجماعت کی رائے
کے مطابق اور شیخ ابوالحسن اشعری کے
طریق پر اسی عقیدہ پر خدا تعالیٰ کے

---

؎ کتاب معید النعم و مبید النقم ص۳۲۔ یہ کتاب مصر میں ابن قضیب البانؒ کی کتاب
حل العقال کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے۔ ۱۲ سواتی

Marfat.com

يدينون الله تعالى بطريق شيخ
السُّنَّة ابى الحسن الاشعرى لا
يحيد عنها الا رعاع من الحنفية
والشافعية لحقوا بالاعتزال و
رعاع الحنابلة لحقوا باهل
التجسيم وبرء الله المالكية
فلم ار مالكيا الا اشعرى
العقيدة۔
وبالجملة عقيدة الاشعرى
هى ما تضمنه عقيدة ابى
جعفر الطحاوى التى تلقاها علماء
المذاهب بالقبول ورضوها
عقيدة وقد ختمنا كتابنا
جمع الجوامع بعقيدة ذكرنا
ان سلف الامة عليها وهى
عقيدة الطحاوى وعقيدة
الطحاوى وعقيدة ابى القاسم

مطیع ہیں، اشعری کی مخالفت کوئی نہیں
کرتا اس عقیدہ سے سوائے ان گھٹیا
اور ردی قسم کے احناف اور شوافع کے
جو معتزلہ سے مل گئے ہیں اور وہ حنابلہ
جو مجسمہ سے مل گئے ہیں اور مالکیوں
کو خدا تعالےٰ نے بری قرار دیا ہے۔
کیونکہ میں نے کسی مالکی کو سوائے
اشعری العقیدہ کے نہیں دیکھا۔
الغرض امام اشعری کا عقیدہ وہی
ہے جس پر عقیدہ طحاوی مشتمل ہے
جس کو علماء مذاہب نے قبول کیا
ہے اور اسی عقیدہ پر راضی ہوئے ہیں
اور میں نے اپنی کتاب جمع الجوامع کے
خاتمہ میں اس عقیدہ کا ذکر کیا ہے اور
یہ بھی بیان کیا ہے کہ امت کے
سلف جس عقیدہ پر تھے وہ بھی
عقیدہ طحاوی ہے، عقیدہ طحاوی اور

Marfat.com

القشیری والعقیدۃ المسمّاۃ بالمرشدۃ مشترکات فی اصولِ اہل السُّنّۃ والجماعۃ[1] | عقیدہ ابوالقاسم قشیری، اور عقیدہ جس کا نام مرشدہ ہے یہ سب اصول اہل السّنۃ والجماعت میں مشترک ہیں۔

ائمۂ عقائد:۔

علم عقائد میں اہل سنّت والجماعت کے دو[2] مشہور امام گزرے ہیں:۔

۱۔ امام ابومنصور محمد بن محمود سمرقندی ماتریدیؒ (متوفی ۳۳۵ھ) سمرقند کے علاقہ میں ماترید ایک قصبہ تھا جہاں یہ امام پیدا ہوئے۔ علم الہُدیٰ (نشانِ ہدایت) ان کا لقب تھا، ماوراء النہر (جیحون) میں اہل سنّت والجماعت کے امام تھے، فقہ میں حنفی مسلک رکھتے تھے اور امام ابونصر عیاضؒ سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا، اور وہ امام ابوبکر جوزجانیؒ کے شاگرد تھے، اور انہوں نے امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا فخر و شرف حاصل کیا تھا۔

۲۔ دوسرے امام ابوالحسن الاشعریؒ (یمن کے مشہور قبیلہ اشعر کے جلیل القدر صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نسب جا ملتا ہے۔ اس لئے اشعری کہلاتے ہیں)، علی بن اسمٰعیل بن ابی بشرؒ (متولد ۲۶۰ھ متوفی ۳۲۴ھ) ہیں، جنہوں نے معتزلہ کے مشہور صاحبِ تصانیف اور صاحبِ قلم امام

---

[1] کتاب مذکورہ ص ۹۶ ۱۲ [2] نبراس شرح، شرح عقائد نسفی ص ۲۳۔

Marfat.com

ابوعلی جبائی اور دیگر معتزلہ سے علم حاصل کیا، اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ چالیس سال تک معتزلہ کے امام رہے آخر ماہِ رمضان المبارک میں تین دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور ہر بار آپ نے فرمایا اے ابوالحسن ان عقائد کی تائید کرو جو مجھ سے مروی ہیں۔ چنانچہ خداتعالےٰ نے دستگیری فرمائی اور انہوں نے مذہب اعتزال سے توبہ کی اور اہل سنت والجماعت کے عقیدوں کی پرزور تائید شروع کی حتیٰ کہ اہل اعتزال کے بے بنیاد عقائد کی عمارت متزلزل ہوگئی، سچ ہے کہ "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"۔[۱]

اشاعرہ اور ماتریدیہ کا علم کلام کے بعض مسائل میں اختلاف ہے، علامہ سبکیؒ کے بیان کے مطابق ان مسائل کی تعداد تیرہ ہے اور فتوح العقائد مؤلفہ مولانا فتح محمد برہان پوریؒ ص۹ تا ۱۱ میں ان کی تعداد بارہ تک بتائی گئی ہے، اور پھر ان کی تفصیل بھی لکھی گئی ہے، لیکن یہ تمام مسائل ایسے ہیں کہ چھان بین کرنے کے بعد اور فریقین کی بات سمجھ لینے کے، اور ان کی تعبیر پر بغور نگاہ ڈالنے کے بعد صرف نزاع لفظی ہی ثابت ہوتا ہے اور اصول پر قطعاً کوئی زد نہیں پڑتی، اور امام سبکیؒ نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے تمام مکاتب فکر حنفی، مالکی شافعی اور حنبلی کے جمہور پیروکار ان عقائد پر متفق ہیں اور یہ عقائد قرآن وسنت

[۱] طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۲ ص ۲۴۶

میں مذکور ہیں اور حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام اور سلف صالحینؒ ان ہی عقائد پر قائم رہے ہیں اور ان ہی عقیدوں پر خاتمہ کی تمنا کرتے رہے ہیں، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| آنا مذاہب مختلفہ اہل سنت والجماعت مثل اشعریہ وماتریدیہ در عقائد ومثل حنفی، شافعی، مالکی وحنبلی در فقہیات ومثل قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی درسلوک ایں ہمہ را فقیر برحق مے داند۔[1] | اور اہل سنت والجماعت کے مختلف مذاہب جیسا کہ عقائد میں اشعری اور ماتریدی، فقہی مسائل میں حنفی شافعی مالکی اور حنبلی اور سلوک و تصوف میں قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی فقیر ان سب کو حق پر جانتا ہے۔ |

گویا عقائد میں اشعریہ، ماتریدیہ، احکام میں مذاہب اربعہ اور اخلاق واحسان میں سلاسل اربعہ کے متبع یہ سب اہل سنت والجماعت ہیں۔

## امام طحاویؒ کے حالات:۔

امام طحاوی کی کنیت ابو جعفر ہے۔ نام احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبدالملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن جواب ازدی حجری مصری حنفیؒ محدث، فقیہ حافظ الحدیث، یمنی قبیلہ ازد کی شاخ ازد حجر سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ اسی قبیلہ کی دوسری شاخ ازد شنوءہ ہے۔

---

[1] فتاویٰ عزیزی فارسی ج ۲ ص ۷

مؤرخ سمعانیؒ نے لکھا ہے کہ امام طحاوی کی ولادت ۲۲۹ھ میں ہوئی ہے۔ یہی قول راجح اور صحیح ہے، محدث ابوسعید بن یونسؒ نے بیان کیا ہے کہ امام طحاویؒ نے خود بیان کیا ہے کہ میری ولادت ۲۲۹ھ میں ہوئی ہے۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ طحاوی وادیٔ نیل کے ایک گاؤں طحا کی طرف منسوب ہیں، صاحبِ فقہ، ثبوت، ثقاہت اور حفظ میں بلند مقام رکھتے تھے۔

علامہ عینی حنفی شارح بخاریؒ نے لکھا ہے کہ امام بخاری کی وفات کے وقت امام طحاوی کی عمر ۲۷ سال تھی، امام مسلم کی وفات کے وقت ۳۲ سال، ابن ماجہ کی وفات کے وقت ۴۴ سال، ابوداؤد کی وفات کے وقت ۴۶ سال، ترمذی کی وفات کے وقت ۵۰ سال نسائی کی وفات کے وقت ۷۴ سال تھی، اور امام احمدؒ کی وفات کے وقت امام طحاوی کی عمر ۱۲ سال تھی، یحییٰ بن معین کی وفات کے وقت طحاوی صرف چار سال کے تھے۔

امام سمعانی شافعیؒ ان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

كَانَ اِمَامًا ثِقَةً ثَبَتًا فقيهًا عَالِمًا لَمْ يخلف مثله[1]

کہ وہ امام ثقہ، ثبت رسختہ کار، فقیہ اور ایسے عالم تھے جنہوں نے اپنے بعد اپنی نظیر نہیں چھوڑی۔

امام یافعی شافعیؒ فرماتے ہیں:۔

---

[1] کتاب الانساب ورق ۳۶۸

Marfat.com

برع فی الفقہ والحدیث وصنف التصانیف المفیدۃ[1]

کہ امام طحاویؒ نے فقہ اور حدیث میں بڑی مہارت اور کمال حاصل کیا اور نہایت مفید کتابیں تصنیف کیں۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:۔

امام الحنفیۃ فی وقتہ فی الحدیث والفقہ ومعرفۃ اقوال السلف[2]

کہ اپنے وقت میں امام طحاوی حدیث فقہ اور اقوال سلف کو جاننے میں حنفیوں کے امام تھے۔

علامہ ذہبیؒ ان کے متعلق فرماتے ہیں:۔

الامام العلامۃ الحافظ، صاحب التصانیف البدیعۃ۔[3]

کہ وہ امام، علامہ، حافظ اور عمدہ کتابوں کے مصنف تھے۔

امام مسلمہ بن قاسم اندلسیؒ ان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ثقۃ، جلیل القدر فقیہ البدن عالم باختلاف العلماء بصیر بالتصنیف[4]

ثقہ اور بڑے مرتبہ والے اور فقیہ النفس تھے علماء کے اختلاف کے عالم تھے اور تصنیف کی بڑی بصیرت رکھتے تھے

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:۔

---

[1] فوائد البہیہ ص۳۱ [2] اجتماع الجیوش الاسلامیہ ص۹۶ [3] تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۲۸ [4] لسان المیزان ج۱ ص۲۷۶ [5] لسان المیزان ج۱ ص۲۷۷ ۱۲

وکان اوحد اہل زمانہ علماً[1] — کہ اپنے زمانہ میں علم کے اعتبار سے یگانہ تھے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں کہ امام طحاویؒ کی تصانیف ان کی وسعتِ علم اور معلومات پر دال ہیں اور امام طحاویؒ مجتہد منتسب تھے۔

علامہ شیخ محمد زاہد الکوثریؒ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام الحاوی فی سیرۃ الامام الطحاوی ہے۔ اس میں امام طحاوی کے حالات کافی تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

امام طحاوی کے شیوخ و اساتذہ اور صحاحِ ستہ کے مصنفین کے رواۃ کے ساتھ ان کا روایت میں اشتراک اور ان کے تلامذہ اور اصحاب اور ہم عصر حضرات کا تذکرہ پوری تفصیل کے ساتھ مقدمہ امانی الاحبار میں بیان کیا گیا ہے۔

امام طحاوی کے والد بھی عالم اور دیندار انسان تھے، امام طحاوی نے اپنے والد سے بھی حدیث سُنی ہے، امام طحاوی ابتداءً شافعی المذہب تھے، اور اپنے ماموں حضرت اسمٰعیل مزنیؒ (جو امام شافعیؒ کے تلمیذ خاص اور جانشین تھے) سے تعلیم حاصل کی تھی۔ اور بعد میں تحقیق کرنے سے مذہبِ حنفی اختیار کر لیا اور اس میں اتنی مہارت حاصل کی کہ وکیل الاحناف بن گئے، جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے

---

[1] لسان المیزان ج۱ ص۲۷۶

ماموں امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی کتابیں بکثرت مطالعہ کرتے ہیں. تو انہوں نے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے، ماموں نے بتایا کہ ان میں فقاہت اور علم کی باریک باتیں بہت ہیں اس سے امام طحاوی بھی متأثر ہوئے اور حنفی مسلک اختیار کر لیا۔

حدائق الحنفیہ کے مصنف نے فتاویٰ برہنہ کے حوالہ سے امام طحاوی کے انتقال مذہب کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ اپنے ماموں کے پاس تعلیم حاصل کر رہے تھے سبق میں یہ مسئلہ بھی آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو امام ابو حنیفہؒ کے برخلاف امام شافعیؒ کے مذہب میں عورت کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ کو نکالنا درست اور جائز نہیں امام طحاوی کی ولادت بھی چونکہ اس طریق پر ہوئی تھی، لہٰذا اس مسئلہ سے متأثر ہو کر انہوں نے مذہب حنفی اختیار کر لیا، کیونکہ حنفی مذہب ان کی زندگی کا سبب بنا۔

تحفۃ الاحباب میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے، جس سے امام طحاوی کی خدا ترسی اور نیکی ظاہر ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مصر کا امیر (حاکم وقت) ابو منصور تکین خزری جس کو عام طور پر جبیار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک روز امام طحاوی کے گھر پر آیا، طحاوی نے اس طرح امیر کو اپنے گھر پر دیکھا۔ تو گھبرا گئے اور نے نہایت اکرام اور اعزازانہ کا معاملہ کیا اور کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اپنی بیٹی

---

ل حدائق الحنفیہ ص۱۶۵ 135226

Marfat.com

عقد نکاح آپ کے ساتھ کر دوں۔ امام طحاوی نے معذرت کی کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، امیر نے کہا کچھ مال درکار ہے؟ طحاوی نے کہا نہیں، امیر نے کہا کچھ جاگیر آپ کے نام کر دی جائے؟ طحاوی نے کہا نہیں، امیر نے کہا کسی چیز کی ضرورت ہو تو طلب کریں، طحاوی نے کہا اگر میری گذارش پر توجہ کریں تو عرض کروں، امیر نے کہا ضرور۔ امام طحاوی نے کہا "دین کی حفاظت کرو، مبادا کہیں حدودِ الٰہی سے نہ نکل جاؤ، موت سے پہلے خود کو عذاب سے نجات دینے کی کوشش کرو، بندوں پر ظلم نہ کرو" امیر یہ نصیحت سُن کر چلا گیا اور اہل مصر پر جو زیادتیاں کیا کرتا تھا اُن سے تائب ہو گیا۔

## امام طحاوی کی تصانیف:۔

امام طحاوی نے مختلف موضوعات پر نہایت بیش قیمت تصنیفات کی ہیں، چند تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

۱۔ شرح معانی الآثار:۔ علمِ حدیث کی مشہور درسی کتاب ہے، دارالعلوم دیوبند اور مدارس اسلامیہ میں صحاح ستہ کے ساتھ درس میں پڑھائی جاتی ہے۔ بہت عمدہ اور مفید کتاب ہے، امام عینیؒ نے اس کی دو شرحیں لکھی ہیں، موجودہ دور میں اس کی نہایت عمدہ شرح امانی الاحبار حضرت مولانا محمد یوسفؒ شیخ التبلیغ نے لکھنی شروع کی تھی، جس کی دو جلدیں ہی طبع ہو سکی ہیں، افسوس کہ شیخؒ کی وفات کی وجہ سے یہ کام ادھورا رہ گیا۔

Marfat.com

۲۔ مشکل الآثار :۔ مختلف اور متعارض احادیث کی تطبیق میں بڑی ضخیم کتاب ہے، صرف چار جلدیں ہی حیدر آباد (دکن) سے شائع ہوئی ہیں، جملہ سات جلدیں ہیں۔

۳۔ مختصر طحاوی :۔ فقہ میں قدوری کی طرح نہایت عمدہ متن ہے۔

۴۔ عقیدۃ الطحاوی :۔ علمِ عقائد میں یہ رسالہ بہت مشہور ہے، اس کا پورا نام یہ ہے:۔

"بیان اعتقاد اہل السنۃ والجماعت علی مذہب الفقہاءِ الملت ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد بن الحسن"

مندرجہ بالا چاروں کتابیں مطبوعہ ہیں۔

۵۔ اختلاف العلماء :۔

۶۔ احکام القرآن : قرآن کی تفسیر ہے، "قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ طحاوی نے اس موضوع پر ایک ہزار ورق لکھے تھے۔

۷۔ کتاب الشروط الکبیر۔

۸۔ کتاب الشروط الاوسط۔

۹۔ النوادر الفقہیہ۔

۱۰۔ کتاب النوادر والحکایات۔

۱۱۔ حکم ارض مکۃ۔

Marfat.com

۱۲۔ حکم الفیئ والغنائم۔

۱۳۔ الرد علی کتاب المدلسین۔

۱۴۔ کتاب الاشربہ۔

۱۵۔ الرد علی عیسیٰ بن ابان۔

۱۶۔ اختلاف الروایات۔

۱۷۔ الزینۃ۔

۱۸۔ شرح الجامع الکبیر۔

۱۹۔ شرح الجامع الصغیر۔

۲۰۔ کتاب المحاضرات والسجلات۔

۲۱۔ کتاب الوصایا والفرائض۔

۲۲۔ کتاب التاریخ الکبیر۔

۲۳۔ اخبار ابی حنیفہؒ واصحابہؒ۔

۲۴۔ کتاب النحل۔

۲۵۔ سنن الشافعیؒ:۔ اسی میں امام شافعیؒ کی روایات جمع کی ہیں۔

۲۶۔ التسویۃ بین حدثنا واخبرنا۔

۲۷۔ صحیح الآثار۔

۲۸۔ الرد علی ابی عبید:۔ علم انساب میں ہے۔

Marfat.com

اوّل الذکر چار کتابوں کے علاوہ باقی کتابیں ہمارے مطالعہ میں نہیں آئیں۔ واللہ اعلم ان میں کون کون سی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ہیں۔

## وفات :۔

امام طحاویؒ کی وفات ماہِ ذیقعدہ جمعرات کی شب ۳۲۱ھ میں ہوئی۔ اور قرافہ (مصر کا ایک علاقہ) میں تدفین ہوئی۔ آپ کی تاریخ وفات بعض نے نورِ دنیا اور فقیہہ بے عدیل لکھی ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

## التماس :۔

ناظرین کرام اور ہمدردانِ ملّت سے التماس ہے کہ چھوٹے بچے اور بچیاں جو ابتدائی درجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب اتنی اردو پڑھ لیں۔ کہ اس رسالہ کا ترجمہ سمجھ سکیں تو ان کو یہ عقائد پڑھا دیئے جائیں اور یاد کرا دیئے جائیں۔ تاکہ ان کے دل پر ہمیشہ کے لئے نقش ہو جائیں، اور آنے والی زندگی میں ان کو کام دے سکیں۔

وَاللہ الموفق والمعین

عبد الحمید سواتی۔ خادم مدرسہ نصرۃ العلوم

گوجرانوالہ شہر

یوم الخمیس ۲۵ رجب سنہ ۱۳۹۱ھ

اہل سنّت والجماعت کے عقائد

بیان السُّنّۃ

المعروف بہ

# عقیدۃ الطحاوی

للامام حجۃ الاسلام حافظ الحدیث ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ

الازدی المصری الطحاوی [۲۲۹ھ-۳۲۱ھ]

ترجمہ

از احقر عبد الحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم

ناشر ○ ادارہ نشر و اشاعت ○ مدرسہ نصرۃ العلوم ○ گوجرانوالہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ الشیخُ الاِمَامُ الفَقِیْہُ علم الاَنَامِ حجۃُ الاسلام ابوجعفر الوراقُ الطحاوی والمصری رحمہ اللہ هذا ذكرُ بيانِ عقيدةِ اهل السُّنۃ والجماعۃِ علیٰ مذهبِ فقهاءِ المِلّۃِ ابی حنیفۃ النعمان بن الثابت الکوفی وابی یوسف یعقوب بن ابراهیم الانصاری وابی عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی رضوان اللہ علیهم اجمعین وَمَا یعتقدونَ مِنْ اصولِ الدین ویدینونَ اللہَ بہٖ لِرَبِّ العالَمِیْنَ ٥

حضرت امام ابوجعفر طحاویؒ نے فرمایا ہے کہ اس کتابچہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے، یہ اہل سنت والجماعت کے اُس عقیدہ کا بیان ہے، جو فقہاءِ ملت ائمہ احناف حضرت امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب کے مطابق ہے۔ نیز اس میں وہ اصول دین بھی ذکر کئے گئے ہیں جن پہ یہ ائمہ اعتقاد رکھتے ہیں، اور ان کے مطابق اللہ رب العالمین کی اطاعت کرتے ہیں۔

Marfat.com

نقول في توحيدِ اللهِ معتقدِيْنَ بتَوفِيْقِ اللهِ، إنَّ اللهَ وَاحِدٌ لَاشَرِيكَ لهُ وَلَا شَيئَ مثلَهُ وَلَا شَيئَ يعجزهُ وَلَا إِلٰهَ غيرهُ قديمٌ بِلا ابتِدَاءٍ، دائِمٌ بِلا انْتِهَاءٍ لايغنى لايبيدُ وَلَا يكونُ إلَّا ما يُرِيدُ لا تبلغهُ الاوهامُ وَلا تدركهُ الافهامُ ولا يشبهه الأنامُ، حيٌّ لا يموتُ، قيّوم لاينام، خالقٌ بِلَاحَاجَةٍ رازقٌ بلامؤنةٍ مُمِيتٌ بلا مخافةٍ، بَاعِثٌ بلامشقّةٍ، مَازَالَ بِصفَاتِهٖ قَدِيْمًا قبلَ خلقِهٖ، لم يزدد بكونهم شيئًا لم يكنْ قبلهم، مِن صفاتِهٖ۔

چنانچہ یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے اللہ کی توحید کے بارہ میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ واحد (تنہا) ہے اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی چیز اس کے مانند نہیں ہے، نہ کوئی چیز اس کو عاجز کر سکتی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وہ قدیم ازلی ہے جس کی ابتدا نہیں، وہ ابدی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں، اس پر فنا اور ہلاکت نہیں، کوئی بات اس کے ارادہ کے بغیر نہیں ہوتی، اس تک وہم کی رسائی نہیں، اور نہ عقل و فہم اس کا ادراک کر سکتے ہیں، اور مخلوقات بھی اس کے مانند نہیں، وہ زندہ ہے جس پر موت نہیں، وہ قیوم (خود قائم اور سب چیزوں کو قائم رکھنے والا) ہے جس پر نیند طاری نہیں ہوتی، وہ

خالق یعنی پیدا کرنے والا ہے لیکن
بغیر احتیاج کے (یعنی اس کو کسی کے
پیدا کرنے کی ضرورت نہیں) وہ رازق
ہے بغیر تکلیف اٹھائے (یعنی روزی
بہم پہنچانے میں اُسے کوئی تکلیف
اور مشقت اُٹھانا نہیں پڑتی) وہ مارنے
والا ہے بغیر کسی خوف کے، وہ دوبارہ
اٹھانے والا ہے بغیر مشقت کے (مخلوق
کو پیدا کرنے سے پہلے بھی) وہ ہمیشہ سے
اپنی صفات کے ساتھ قدیم ہے۔
مخلوقات کے پیدا کرنے سے اس کی
صفات میں کسی چیز کا بھی اضافہ نہیں
ہوا جو پہلے نہ تھا۔

وَكَمَا كَانَ بِصِفَاتِهِ أَزَلِيًّا كَذٰلِكَ
لَا يَزَالُ عَلَيْهَا أَبَدِيًّا لَيْسَ مُنْذُ
خَلَقَ الْخَلْقَ اسْتَفَادَ اسْمَ الْخَالِقِ،
وَلَا بِإِحْدَاثِهِ الْبَرِيَّةَ اسْتَفَادَ

اور جیسا کہ وہ اپنی صفات کے ساتھ ازلی
ہے اسی طرح ان صفات کے ساتھ ابدی
بھی ہے، اور وہ ایسا نہیں کہ مخلوق کو
پیدا کرنے کے بعد اس نے خالق کا اسم

Marfat.com

اسمَ البارى، لهٗ معنى الربوبيّةِ
وَلا مربوبَ، ومعنى الخالقيةِ
وَلا مخلوقَ، وكما انه محى الموتىٰ
بعد ما اَحْيا استحقّ هذا الاسم
قَبلَ احيائِهِمْ، كذالكَ استحق
اسم الخالق قبل انشائِهمْ،
ذلكَ بانهٗ على كل شيئٍ قديرٌ
وَكل شيئٍ اليه فقير وكل امرٍ
عليه يسيرٌ، لا يحتاج الى شيئٍ
ليس كمثله شيئٌ وهُوَ السميعُ
البصير، خلقَ الخلقَ و قدّر
لهم اقداراً و ضربَ لهم
آجالاً، لم يخفَ عليهِ شيئٌ
قبل ان خلقهم وعَلِمَ ما هم
عَاملونَ قبل اَنْ يخلقهُمْ و
امرهم بطاعتهٖ ونهاهُمْ عَنْ
معصيتهٖ وكل شيئٍ يجرى

استفادہ کیا ہو، اور نہ مخلوق کو بنانے
کے بعد اس نے بارئی کے اسم کا استفادہ
کیا ہے، اس کے لئے اس وقت بھی معنی
ربوبیت (صفت ربوبیت) کی تھی
جب کہ کوئی مربوب (پروردہ)
نہ تھا اور معنیٔ خالقیت اس کے لئے
تھا جبکہ کوئی مخلوق نہ تھی، اور جس طرح
وہ مردوں کو زندہ کرنے کے بعد اس
اسم کا حقدار ہے اسی طرح ان کے زندہ
کرنے سے پہلے بھی تھا، اور اسی طرح
اسم خالق کا مستحق وہ ان کے پیدا کرنے
سے پہلے بھی تھا، اس لئے کہ وہ ہر
چیز پر قادر ہے۔ اور ہر چیز اس کی
محتاج ہے، اس پر ہر کام آسان ہے،
وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اور اس کی مانند
کوئی چیز نہیں، وہی سننے اور دیکھنے
والا ہے، اس نے مخلوق کو اپنے علم کے

بِقُدْرَتِهٖ وَمَشِيْئَتِهٖ وَمَشِيْئَتُهٗ تَنْفُذُ، لَا مَشِيْئَةَ لِلْعِبَادِ اِلَّا مَا شَاءَ لَهُمْ، فَمَا شَاءَ لَهُمْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ۔

ساتھ پیدا کیا ہے، اور سب کی اس نے تقدیر ٹھہرائی ہے، اور ان کی عمریں مقرر کی ہیں، ان کے پیدا کرنے سے پہلے بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ تھی اور اللہ تعالیٰ ان کے پیدا کرنے سے پہلے بھی جانتا تھا، کہ وہ کیا کچھ کام کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اپنی معصیت سے منع کیا ہے، ہر چیز اس قدرت اور مشیئت سے جاری ہوتی ہے، اسی کی مشیئت نافذ ہے اور بندوں کی مشیئت کوئی نہیں بجز اس کے جو وہ چاہے ان کے لئے پس وہ ان کے لئے جو چاہے وہی ہوتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ، وَيَعْصِمُ وَيُعَافِيْ فَضْلًا، وَيُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَخْذُلُ وَيَبْتَلِيْ مَنْ يَشَاءُ عَدْلًا، وَكُلُّهُمْ

اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے اور (گناہ کی آلودگی سے) بچاتا ہے اور اپنے فضل سے اسے عافیت بخشتا ہے۔

Marfat.com

يتقلبون في مشيئته بين فضله
وعدله، لا رادّ لقضائه،
ولا معقّب لحكمه ولا غالب
له آمنّا بذلك كلّه، وأيقنّا
ان كلاً من عنده، وأنّ محمدا
صلى الله عليه وسلم عبدُه
المصطفى ونبيّه المجتبى و
رسوله المرتضى، خاتم الانبياء
وامام الأتقياء وسيد المرسلين
وحبيب رب العالمين، وكلّ
دعوة نبوّة بعد نبوّته فغيّ
وهوى وهو المبعوث الى
عامة الجنّ وكافة الورى بالحقّ
والهدى وانّ القرآن كلام الله
تعالى، منه بدا بلا كيفيّة
قولًا وانزله على نبيه وحيًا و
صدّقه المؤمنون على ذلك حقًا،

اور جس کو چاہتا ہے۔ (اس کو سوءِ استعداد
کی وجہ سے) گمراہ اور رسوا کرتا ہے،
اور اُسے ابتلاء و آزمائش میں ڈال دیتا
ہے، اور سب پلٹتے ہیں اس کی مشیئت
میں اس کے فضل و عدل کے درمیان
اس کے فیصلہ کو کوئی روک نہیں سکتا
اور اس کے حکم کو کوئی پیچھے ہٹا نہیں
سکتا، اور اللہ کے حکم پر کوئی غالب
نہیں آسکتا، ہم ان سب باتوں پر ایمان
لائے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب
باتیں اُسی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔
اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور منتخب
بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ
رسول ہیں، خاتم الانبیاء ہیں، تمام
اتقیاء کے امام، سب رسولوں کے
سردار اور رب العالمین کے محبوب ہیں۔

Marfat.com

وَاَيْقنوا، انه كلام الله تعالے
بالحقيقةِ وَليس بمخلوقٍ لكلامِ
البريّه، فمَنْ سَمِعَهٗ فزعَم
انّهٗ كلامُ البشرِ فقد كَفَرَ، وَ
قد ذمّهٗ الله تعالے وعابَهٗ
واَوْعدَ عذابَهٗ۔

آپ کی نبوت کے بعد ہر قسم کی نبوت کا
دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی پیروی
ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام
جنات اور تمام انسانوں کی طرف حق
اور ہدایت کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔
اور بے شک قرآن اللہ تعالےٰ کا کلام
ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہی ظاہر ہوا ہے قول
کی شکل میں لیکن بلا کیفیت (قرآن
کے نزول اور حروف کی شکل میں متشکل
ہونا اس کی کیفیت کوئی نہیں جان
سکتا)، اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی شکل
میں نازل فرمایا ہے اور مومنین نے
ٹھیک طریق پر اس کی تصدیق کی ہے
اور وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ
یہ قرآن حقیقۃً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ
مخلوق نہیں جیسا کہ مخلوقات کا کلام

حیث قال سَأُصلیہ سَقَرَ فلما
اوعد اللہ تعالیٰ بِسَقَرَ لِمَنْ
قَالَ "اِنْ ھٰذَا اِلَّا قولُ البشر"
عَلِمنَا انہٗ قولُ خالِق البَشَر،
ولا یشبھہٗ قول البشر ومَن
وصف اللہ تعالیٰ بمعنًی مِنْ
معانی البشر فقد کفر. فمَنْ
اَبْصَرَ ھٰذا فقد اعتبر وعن
مثل قول الکفّار انزجَرَ، و
عَلِمَ اَنَّ اللہَ تعالیٰ بصفاتہٖ
لیس کالبشرِ وَالرُّءْیۃُ

ہوتا ہے، جس نے اس قرآن کو سُنا
اور یہ خیال کیا کہ یہ بشر (انسان) کا کلام
ہے، تو وہ کافر ہُوا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے
شخص کی مذمت کی ہے، اس کی برائی
بیان کی ہے اور اُسے عذاب کی وعید
سنائی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ
میں ایسے شخص کو دوزخ میں داخل کرونگا،
پس جب اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جو
قرآن کے بارہ میں کہتا ہے کہ یہ انسان
کا کلام ہے، دوزخ کی وعید سُنائی
ہے تو معلوم ہوا کہ یہ انسان کا نہیں بلکہ
انسانوں کو پیدا کرنے والے کا کلام
ہے اور انسان کا کلام اس سے مشابہت
نہیں رکھتا۔

اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا وصف
ایسے معنی اور صفت کیساتھ کیا جو انسانوں

Marfat.com

حقٌّ لاهلِ الجنّةِ بغيرِ احاطةٍ
ولا كيفيةٍ كما نطقَ بهٖ كتابُ
ربّنا "وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ
اِلىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ" وتفسيرهٗ
علىٰ ما اراد الله تعالىٰ وعلمهٗ
وكل ما جاء فى ذلكَ من الحديثِ
الصحيحِ عَنْ رسولِ الله صلى الله
عليه وسلم فَهُوَ كما قَالَ، ومعناهٗ
علىٰ ما اراد ولا ندخُلُ فى ذلكَ
مُتَأوِّلينَ بآرائنا ولا متوهمينَ
باهوائنا فانهٗ ما سلم فى دينهٖ
اِلا من سَلَّمَ الله عزّ وجل و
لرسوله وردّ علمَ مَا اشْتَبَهَ
عليه الىٰ عَالِمِهٖ۔

میں پایا جاتا ہے تو ایسا شخص کافر ہوگا۔
پس جس شخص نے اس بات کو بصیرت
کی آنکھ سے دیکھا اس نے عبرت
حاصل کی اور کافروں جیسی بات کہنے
سے باز آیا اور اس نے جان لیا کہ اللہ
تعالیٰ اپنی صفات کے ساتھ انسانوں
کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا۔ اور
اللہ تعالیٰ کا دیدار اہل جنت کے لئے
بغیر احاطہ کرنے کے اور بغیر کیفیت
کے برحق ہے، جیسا کہ ہمارے پروردگار
کی کتاب نے اس کو بیان کیا ہے۔ کہ
کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے
اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے
ہوں گے، اور دیدار و رؤیت کی
تفسیر و تشریح اسی طرح درست ہوگی
جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے
اور اس بارہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلّم سے صحیح حدیث آئی ہے تو وہ
اسی طرح برحق ہے اور اس کا معنیٰ
وہی ہے جو آپ نے ارادہ کیا ہم
اس سلسلہ میں اپنی رائے کے ساتھ تاویل
نہیں کرتے اور نہ اپنی خواہشات کے
ساتھ وہم میں پڑتے ہیں کیونکہ دین
میں وہی آدمی بچا ہے جس نے اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے
سامنے سر تسلیم خم کیا ہے، اور جو چیز
اس کے نزدیک مشتبہ ہو اس کو اس
کے جاننے والے کی طرف سونپ دے۔

ولا یثبتُ قدم الاسلام الا
علیٰ ظھر التسلیم والاستسلام
فمَنْ رامَ علم ما حجر عنہٗ
علمہٗ ولم یَقنعْ بالتسلیم فھمہٗ حجبہٗ
مرامہٗ عن خالِص التوحیدِ و
صافی المعرفۃِ وصحیحِ الایمان

اور اسلام کا قدم پختہ اور ثابت نہیں رہ
سکتا مگر تسلیم اور انقیاد کی پشت پر،
اب جو آدمی اس چیز کے علم کا قصد کرتا
ہے جس کے علم سے اُسے منع کیا گیا ہے
اور اس کا فہم تسلیم پر قناعت نہ کرے
تو اس کو یہ مقصد خالص توحید، صاف

Marfat.com

فيتذبذب بين الكفر والايمان
والتصديق والتكذيب والاقرار
والانكار موسوسا تائها شاكا
زائغا، لا مؤمنا مصدقا ولا
جاحدا مكذبا، ولا يصح الايمان
بالرؤية لاهل دار السلام لمن
اعتبرها منهم بوهم، او تاولها بفهم
اذ كان تاويل الرؤية وتاويل كل
معنى يضاف الى الربوبية لا يصح
الايمان بالرؤية الا بترك التاويل و
لزوم التسليم وعليه دين المرسلين و
من لم يتوق النفي والتشبيه زل ولم
يصب التنزيه فان ربنا جل وعلا
موصوف بصفات الوحدانية،
منعوت بنعوت الفردانية،
ليس بمعناه احد من
البرية، تعالى عن الحدود

معرفت اور صحیح ایمان سے روک دیگا۔
تو ایسا آدمی کفر اور ایمان، تصدیق و
تکذیب، اقرار و انکار کے درمیان
متذبذب اور متردد اور وسوسہ میں
مبتلا ہو کر حیران و سرگردان رہے گا،
شک میں پڑا ہوا کج رو اور گمراہ ہوگا۔
نہ تو وہ مؤمن تصدیق کرنے والا ہوگا
اور نہ منکر جھٹلانے والا ہوگا، اور اہل
ایمان میں سے جو آدمی اپنے وہم کے
ساتھ رؤیت کا اعتبار کرے گا۔
اپنے فہم (ناقص) کے ساتھ اسکی تاویل
کرے گا تو اس کا ایمان صحیح نہ ہوگا
اس لئے کہ رویت کی تاویل کرنا ہر
اس صفت کی تاویل کرنا جو ربوبیت
کی طرف منسوب ہے اس سے ایمان درست
نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ تاویل ترک
کر دے اور تسلیم کو لازم پکڑے، انبیاء اور

Marfat.com

والغایاتِ والارکانِ والاعضاء
والادوات، لاتحویہ الجہات
الستُّ کسائرالمبتدعات -

رسل علیہم السلام کا دین اسی عقیدہ پر ہے
اور جو آدمی (جن چیزوں کی نفی کرنا اللہ
تعالیٰ کی ذات سے ضروری ہے ایسی
چیزوں کی) نفی سے نہیں بچے گا اور
اسی طرح جو تشبیہ (اللہ تعالیٰ کو مخلوق
میں سے کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینے)
سے نہیں بچے گا تو ایسا آدمی راہ راست
سے پھسل جائیگا اور (اللہ تعالیٰ کی)
تنزیہہ کو نہیں پا سکے گا۔ کیونکہ ہمارا
پروردگار وحدانیت کی صفات کے
ساتھ موصوف ہے اور فردانیت
کی نعوت کے ساتھ متصف ہے، اللہ
تعالیٰ کی صفت کی طرح مخلوق میں
سے کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ حد و غایت،
اعضاء وارکان اور آلات سے بلند و برتر
ہے۔ جہات ستہ (فوق، تحت،
قدام، خلف، یمین، یسار) اس کا

Marfat.com

احاطہ نہیں کرتیں۔ جیسا کہ تمام مخلوقات کا احاطہ کرتی ہیں۔

والمعراجُ حق قد اسریٰ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعرج بشخصہ فی الیقظۃِ الی السماءِ ثم الیٰ حیث شاء اللہ من العُلیٰ واکرمہ انہ سبحانہٗ وتعالیٰ بما شاء واوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔

اور معراج برحق ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت سیر کرائی، بیداری کی حالت میں آپ کے شخص یعنی جسد مبارک کو آسمان دنیا تک اوپر لے جایا گیا، پھر وہاں سے آگے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا بلندیوں پر آپ کو لیجایا گیا، اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ کو بزرگی بخشی، اور اللہ تعالیٰ نے (وہاں) اپنے بندہ پر جو چاہا وحی نازل فرمائی۔

والحوض الذی اکرمہ اللہ تعالیٰ بہ غیاثاً لامتہ، والشفاعۃُ التی ادّخرها لهم حق کما روی فی الاخبار والمیثاقُ الذی اخذہ اللہ تعالیٰ من آدم علیہ السّلام و

اور حوض کوثر بھی برحق ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت کی تکلیف دور کرنے اور پیاس بجھانے کیلئے عزت بخشی ہے، اور شفاعت

Marfat.com

بیّنتہٖ حقٌّ، وقد علم اللہ فیما
لم یزل عدد من یدخل الجنّۃ
ویدخل النار جملۃً واحدۃً
ولا یزاد فی ذلک العدد ولا
ینقص منہ وکذلک افعالہم
فیما علم منہم ان یفعلوہ وکل
مُیسر لما خلق لہٗ والاعمال
بالخواتیم والسّعید مَنْ سعد
بقضاءِ اللہ والشقی من شقی
بقضاءِ اللہ۔

بھی حق ہے جس کو جناب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے ذخیرہ
بنا کر رکھا ہے جس طرح کہ احادیث میں
وارد ہوا ہے۔
اور وہ میثاق بھی حق ہے جو اللہ تعالےٰ
نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی
اولاد سے لیا تھا اور اللہ تعالےٰ دفعۃً
ازل ہی سے جانتا ہے کہ کتنے آدمی جنت
میں اور کتنے آدمی دوزخ میں داخل
ہوں گے، ان کی تعداد میں کمی بیشی نہیں
ہو سکتی اور اسی طرح بندوں کے افعال
واعمال کو بھی اللہ تعالیٰ ان کے کرنے
سے پہلے ہی جانتا ہے اور ہر ایک کو
اس کام کی توفیق ملتی ہے، جس کے
لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور اعمال کی
دارومدار تو خاتمہ پر ہے، اور سعید
(نیک بخت) وہ ہے جو اللہ تعالےٰ

کے فیصلہ سے نیک بخت ہوا اور شقی (بدبخت) بھی وہی ہے جو اللہ تعالےٰ کے فیصلہ سے بدبخت ہوا۔

واصل القدر سر اللہ تعالےٰ فی خلقہ لم یطلع علی ذلک ملکٌ مقربٌ ولا نبیٌّ مرسلٌ والتعمقُ فی ذلک ذریعۃُ الخذلان وسلم الحرمانِ ودرجۃ الطغیان فالحذر کل الحذر من ذلک نظراً وفکراً او وسوسۃً فان اللہ طوٰی علمَ القدر عن انامہ ونہاھُم، عن مرامہ کما قال " لا یُسئَل عمّا یفعلُ

اور تقدیر[1] کی اصل یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے، اس کی مخلوق میں اس پر اللہ تعالیٰ نے کسی مقرب فرشتہ کو نبی اور رسول کو مطلع نہیں کیا، اس میں تعمق باریک طریقہ سے اس میں غور کرنا) اور نظر و فکر کرنا خذلان (رسوائی) کا ذریعہ ہے اور محرومی کی سیڑھی ہے اور سرکشی میں قدم رکھنا ہے، پس اس میں نظر و فکر کرنے یا وسوسہ سے بچو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم اپنی

---

[1] اور امام نووی نے شرح مسلم ج ۲ ص ۳۳۴ میں لکھا ہے کہ:-

وَقد طوی اللہ تعالیٰ علم القدر عن العالم فلم یعلمہ نبی مرسل ولا ملک مقربٌ۔

اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم تمام عالم سے لپیٹ دیا ہے (پوشیدہ کر دیا ہے) اسکو نہ تو کوئی نبی مرسل جانتا ہے اور نہ کوئی مقرب فرشتہ (سواتی)

Marfat.com

مَّ يُسْئَلُونَ فمن سئل
م فعل فقد ردّ حكم الكتاب
من ردّ حكم الكتاب كان
نَ الكافرين فهذه جملة
يحتاجُ اليه من هُوَ منوّرٌ
لبُهٗ من اولياءِ الله تعالیٰ و
ي دَرَجةُ الرّاسخين في العلم۔

مخلوق سے لپیٹ دیا ہے (مخفی کر دیا ہے)
اور اس مقصد کو حاصل کرنے سے روک
دیا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس
سے سوال نہیں کیا جا سکتا۔ اس
کے بارہ میں جو وہ کرتا ہے۔ اور لوگوں
سے سوال کیا جائے گا پس جس شخص
نے یہ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا
کیوں کیا ہے، تو اس شخص نے اللہ
کی کتاب کے حکم کو رد کیا اور جس نے اللہ
کی کتاب کے حکم کو رد کیا وہ کافر ہوا پس
یہ سب باتیں وہ ہیں کہ ان کی طرف
محتاج ہیں اللہ تعالیٰ کے اولیاء جن
کے دل نورِ ایمان سے منور ہیں، اور
یہی راسخین فی العلم (علم میں مضبوط
اور پختہ لوگوں) کا درجہ ہے۔

لانّ العلم علمانِ۔ علمٌ في الخلق
موجود وعلمٌ في الخلق مفقودٌ

کیونکہ علم ۲ دو قسم ہے ایک علم وہ ہے
جو مخلوق میں موجود ہے اور دوسرا علم

Marfat.com

فانکار العلم الموجود کفرٌ وادّعاءُ العلم المفقود کفرٌ، ولا یصحّ الایمانُ الا بقبول العلم الموجود وترکِ العلم المفقود ونؤمن باللوحِ والقلمِ وبجمیع ما فیه قد رقم فلو اجتمع الخلقُ کلّھم علیٰ شیئٍ کتبہٗ اللّٰہ تعالیٰ فیه انه کائن لیجعلوہٗ غیرَ کائنٍ لم یقدروا علیه، ولو اجتمعوا کلھم علیٰ مالم یکتبه اللّٰہُ فیه

پس موجود علم کا انکار کفر ہے اور اسی طرح وہ جو مخلوق میں مفقود ہے (موجود نہیں ہے)[1] مفقود علم کا دعویٰ کرنا بھی کفر ہے (یعنی جو علم وحی کے ذریعہ مخلوق کو معلوم ہوا ہے مثلاً پیغمبروں کی زبانی اور کتب الٰہیہ سے اس کا انکار کفر ہے اور اسی طرح جو علم مخلوق سے پوشیدہ ہے (علم الغیب) اس کا دعویٰ کرنا بھی کفر ہے) اور ایمان درست نہیں ہو سکتا جب تک موجود علم کو قبول نہ کرے اور پوشیدہ علم

---

[1] امام طحاویؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری باجماعت نماز کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

تلك الصلوٰۃ (التی صلاھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم آخرًا) کانت صلوٰۃً یجھر فیھا بالقراءۃ ولولا ذلك لما علم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الموضع الذی انتھی الیه ابوبکرؓ من القرأۃ ولا علمہ من خلف ابی بکرؓ (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۳۶)

وہ نماز (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں پڑھی تھی) قرأۃ بالجہر والی نماز تھی کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا (قرأۃ بالجہر نہ ہوتی) تو نہ حضور نبی کریمؐ کو پتہ چلتا کہ ابوبکرؓ کہاں تک پہنچے ہیں اور نہ پیچھے پڑھنے والے لوگوں کو پتہ چلتا ـــــ امام طحاویؒ نے کس طرح علم غیب کی نفی کی ہے بہت واضح ہے (سواتی)

Marfat.com

بعلوه كائنًا لم يقدروا عليه
جف القلم بما هو كائن الى يوم
القيامة وما اخطأ العبد لم يكن
ليصيبه وما اصابه لم يكن
ليخطئه۔

کو ترک نہ کر دے، اور ہم لوح و قلم پر بھی
ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ اس میں درج ہے
اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں پس جو چیز لوح
میں لکھی ہوئی ہے۔ کہ یہ ہو کر رہے گی، اگر
ساری مخلوق جمع ہو کر اس کو روکنا چاہے
تو بھی اس پر قادر نہ ہو گی اور اسی طرح
جو چیز اللہ تعالیٰ نے لوح میں لکھی نہیں۔
اگر ساری مخلوق اکٹھی ہو کر اس کو موجود
کرنا چاہے تو اس پر قادر نہ ہو گی قیامت
تک پیش آنے والے واقعات درج
کرنے کے بعد قلم خشک ہو چکا ہے جو
چیز بندے سے خطا کر جائے یعنی اس
کو نہ پہنچے وہ اس کو کبھی پہنچنے والی
نہ تھی، اور جو چیز اس کو پہنچی ہے، وہ
اس سے کبھی خطا کرنے والی نہ تھی۔

وعلى العبد ان يعلم ان الله تعالىٰ
سبق علمه فى كل كائن من خلقه (٦٠)

اور بندے پر لازم ہے کہ اس بات
کو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اس کی

Marfat.com

فقدّر ذلک بمشیئتہٖ تقدیرًا
محکمًا مبرمًا، لیس لہٗ ناقضٌ
ولا معقّبٌ ولا مزیلٌ ولا
مغیّر ولا محول ولا زائد ولا
ناقص، من خلقہٖ فی سمٰوٰتہٖ
وارضہٖ۔ ولا یکون مکوّن الا
بتکوینہٖ والتکوین لا یکون
الّا حسنًا جمیلًا وذلک من عقد
الایمان، واصول المعرفۃ۔
والاعتراف بتوحید اللہ تعالیٰ
وربوبیتہٖ کما قال اللہ تعالیٰ "و
خلق کلّ شیئٍ فقدّرہٗ تقدیرًا"
وقال تعالیٰ "وکان امر اللہ قدرًا
مقدورًا" فویلٌ لمن صار اللہ
فی القدر خصیمًا واحضر للنظر
فیہ قلبًا سقیمًا لقد التمس
بوھمہٖ فی فحص الغیب سرًا

مخلوق میں سے ہر موجود ہونے والی
چیز سے متعلق پہلے ہی موجود ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی مشیئت کے
ساتھ محکم اور قطعی تقدیر کے ساتھ ایک
انداز سے مقدر کیا ہے، جس کو کوئی تو
والا نہیں اور نہ اس کو کوئی پیچھے ہٹا
والا اور زائل کرنے والا ہے اور نہ اس
میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنے والا
نہ اس کو کوئی پھیرنے والا ہے، اور نہ
اس میں کوئی زیادتی اور کمی کرنے والا
اس کی ارضی اور سماوی مخلوق میں سے کو
بھی اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور کو
بنایا ہوا (مخلوق) اس کے بنانے کے
بغیر نہیں ہو سکتا، یہ تکوین (بنانا او
ایجاد کرنا) نہیں ہے مگر حسن اور جمیل یعنی
بہتر اور خوب ہے، اس میں کسی قسم کا نقص
یا عیب نہیں، (عیب اور نقص اگر

Marfat.com

كتيمًا وعادكما قالَ فيه
الّا كالّا ثيمًا۔

ہو گا تو وہ مخلوق کے فعل میں ہو گا خدا
تعالیٰ کا کام سراسر حسن خوبی پر مشتمل ہے)
اور یہ باب ایمان کی بنیاد اور معرفت کے اصول
میں داخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی
ربوبیت کے اعتراف پر مشتمل ہے جیسا
کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے۔ "اللہ
تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور اس کی
خاص تقدیر ٹھہرائی ہے، نیز اللہ تعالیٰ
کا فرمان ہے، اللہ تعالیٰ کی بات طے شدہ
تقدیر کے مطابق ہے، پس ہلاکت ہے
اس شخص کے لئے جو تقدیر کے بارہ میں
اللہ کا مخالف بن گیا اور اس نے تقدیر میں
غور و فکر کرنے کے لئے اپنے بیمار (روگی
اور منکر یا شک کرنے والے) دل کو مصروف
کیا اور اس شخص نے محض اپنے وہم کے ساتھ
غائب امور کی کرید میں ایک پوشیدہ اور
مخفی راز کو تلاش کرنے کی کوشش کی

Marfat.com

والعرش والکرسی حقٌ کما
بیّنَ اللّٰہ تعالیٰ فی کتابہٖ وھو
جلّ جلالہٗ مستغنٍ عنِ العرش
ومادونہٗ، محیطٌ بکلِّ شیئٍ
وفوقہٗ وقد اعجز عن الاحاطۃِ
خلقہٗ۔ ونقولُ انّ اللّٰہ تعالیٰ
اتّخذ ابراھیم خلیلاً وکلّم
موسٰی تکلیماً ایماناً وتصدیقاً
وتسلیماً، نؤمنُ بالملائکۃِ و
النّبیّین والکتبِ المنزّلۃِ
علی المرسلین، ونشھدُ انّھم
علی الحقِّ المبین ونُسمّی اھل
قبلتنا مسلمین مؤمنین ماداموا
بما جاء بہ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اور جو بات اس نے اس بارہ میں کہی
ہے اس کی وجہ سے وہ جھوٹ باندھنے
والا گنہگار ثابت ہوا۔

عرش اور کرسی برحق ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس کا
بیان فرمایا ہے، باوجود اس کے کہ اللہ
تعالیٰ عرش اور مادون عرش سے
مستغنی ہے اور وہ ہر چیز کا ہر جانب
سے احاطہ کرنے والا ہے، اور اس کی
مخلوق اس کا احاطہ کرنے سے عاجز
ہے۔ اور ہم کہتے ہیں اس بات پر ایمان
رکھتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے
ہوئے اور اس کو مانتے ہوئے کہ
اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
اپنا خلیل (دوست) بنایا ہے۔ اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس نے کلام
کیا ہے۔ اور ہم ملائکہ، انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

وعلیٰ آلہٖ معترفین ولہٗ بکلّ ما
قالَ، واَخْبَرَ مصدِّقِیْنَ، ولا
نخوض فی اللّٰہِ ولا نمادِی فی الدّین
ولا نجادلُ فی القرآنِ، ونعلمُ انہٗ
کلامُ ربّ العالمین، نزل بہ
الروح الامین، فعلّمہ سیّد
المرسلین محمدًا صلی اللہ علیہ
وسلم وعلیٰ آلہٖ اجمعین، وکلامُ
اللّٰہِ تعالیٰ لایساویہ شیئٌ من
کلامِ المخلوقین ولانقولُ
بخلقہٖ۔

اور ان کتابوں پر جو اللہ نے اپنے رسولوں
پر نازل فرمائی ہیں ایمان رکھتے ہیں اور ہم
گواہی دیتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام واضح
اور کھلے حق پر تھے۔ اور ہم اپنے قبلہ کی
طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والوں کو
مسلمان اور مومن کہتے ہیں جب تک
وہ اس بات پر قائم رہیں جس کو جناب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے ہیں
اور اس کا اعتراف کرنے والے ہوں
اور جو چیز آپ نے فرمائی ہے یا جس کی خبر
دی ہے اس کی تصدیق کرنے والے ہوں
(یعنی جب تک ضروریات دین پر
ان کا ایمان ہو کسی گناہ کی وجہ سے ہم انکو
کافر نہیں کہتے) اور اللہ تعالیٰ کی ذات
کے بارہ میں ہم خوض نہیں کرتے (کیونکہ
عقل انسانی اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھنے سے
درماندہ اور عاجز ہے) اور ہم دین کے

Marfat.com

ولا نخالف جماعة المسلمين
ولا نكفر احداً من اهل القبلة
بذنبٍ، مالم يستحله ولا
نقول لا يضر مع الايمان ذنب
لمن عمله ونرجوا للمسلمين
ان يعفوا عنهم ولا نأمن عليهم

باره میں جھگڑا بھی نہیں کرتے اور نہ ہم
قرآن میں مجادلہ (تنازع) کرتے ہیں اور
ہم بالیقین جانتے ہیں۔ کہ قرآن رب العالمین
کا کلام ہے، جس کو روح الامین (حضرت
جبرئیل علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے
لے کر نازل ہوئے اور انہوں نے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ سکھایا اور
اللہ تعالیٰ کے کلام کے برابر کسی طرح مخلوق
کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اور ہم قرآن کے
باره میں یہ نہیں کہتے کہ وہ مخلوق ہے
(بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور قدیم ہے)
اور ہم مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت
نہیں کرتے اور اہل قبلہ میں سے کسی کی
گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے جب
تک کہ وہ اس گناہ کو حلال اور جائز نہ سمجھے۔
اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ایمان کے ساتھ
کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا (جیسا کہ مرجئہ

ولا نَشْهد لهم بالجَنَّةِ ونَسْتَغْفِرُ
لمُسِيْئِهم ونَخَافُ عليهم، ولا
نُقَنِّطُهُم، والامن والاياس
ينقلانِ عن الملة وسَبيل الحقِّ
بينهما لاهل القبلةِ، ولا
نخرج العبدَ من الايمان الا
بجحودِ ما ادخله فيه، والايمانُ
هو الاقرارُ باللسانِ والتصديق
بالجنان، واَنَّ جميع ما انزل
الله تعالى في القرآنِ وجميع ما
صَحَّ عن رسولِ الله صلى الله
عليه وسلم من الشرع والبيان
حق، والايمان واحد واهله
في اصله سواءٌ والتفاضل
بينهم بالحقيقةِ بالتقوى و
مخالفة الهوى، وملازمة
الاولى والمؤمنون كلهم اولياءُ

فرقہ کا عقیدہ ہے، اور ہم نیک کام
کرنے والوں کے حق میں امید رکھتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگذر فرمائیں
گے، لیکن ان کے متعلق بالکل بے فکر
نہیں ہوتے اور نہ ان کے لئے قطعی
طور پر بہشت کی گواہی دیتے ہیں اور
ہم مسلمانوں کی جماعت میں سے جو
لوگ برائی کرتے ہیں ان کے لئے
اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں
اور ان پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خوف
کھاتے ہیں، لیکن ہم ان کو رحمت خداوندی
سے بالکل مایوس بھی نہیں کرتے،
اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بالکل بے فکر
ہونا اور اس کی رحمت سے مایوس ہو
جانا یہ دونوں باتیں ملت سے خارج
کر دیتی ہیں، اہلِ قبلہ کے لئے حق کا
راستہ ان دونوں باتوں کے درمیان درمیان

Marfat.com

الرحمٰنِ واکرمهم اطوعهم بالتقیٰ والمعرفۃِ واتبعهم القرآنِ۔

ہے۔ (الایمان بین الخوف والرجاء)
اور ہم کسی بندہ کو ایمان سے خارج نہیں قرار دیتے، سوائے اس کے کہ وہ اس بات کا انکار کر دے، جس بات نے اس کو ایمان میں داخل کیا ہے (یعنی ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کر دے جس کے اقرار سے وہ ایمان میں داخل ہوا تھا، اُسی کے انکار سے خارج از ایمان ہو جائیگا) اور ایمان نام ہے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کا، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل کیا ہے اور جو کچھ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے امور شرع میں سے صحیح طریق پر ثابت ہے۔ اور جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے وہ برحق ہے۔ اور ایمان واحد (بسیط ہے)

---

لہ اہل ایمان (ایمان) اصل میں مساوی ہوتے ہیں، یعنی جن جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سب برابر ہیں لیکن کمیت کے اعتبار سے، اگرچہ کیفیت میں سب (باقی حاشیہ صفحہ ۵۳ پر ملاحظہ ہو)

Marfat.com

اور ایمان والے اصل ایمان میں برابر ہیں۔ اور جس کو اس میں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے تو وہ درحقیقت تقویٰ، خواہش نفسانی کی مخالفت اور بہتر چیزوں کے التزام کی وجہ سے ہے۔ اور مومن سب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں، اور ان میں سے زیادہ برگزیدہ وہ ہے جو پرہیزگاری اور معرفت کی بنا پر زیادہ مطیع ہو اور جو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کا اتباع کرنے والا ہو۔

والایمانُ ھو الایمانُ باللّٰہِ و ملائکتہٖ وکُتُبہٖ ورُسُلِہٖ والیوم

اور ایمان اللہ تعالیٰ کی (یعنی اس کی ذات وصفات اور اسماء کی تصدیق کا نام

(ص۵۲ کا بقیہ حاشیہ) برابر نہیں بعض کو بعض پہ برتری حاصل ہے۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ اصل ایمان تو بسیط (تصدیق قلبی) ہے۔ اور ایمان کامل جس میں اعمال بھی داخل ہیں۔ اس میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں نفس ایمان میں بھی کمی زیادتی ہوتی ہے لیکن دلائل کے علم اور عدم علم کی بنیاد پر، دلائل کا علم جس قدر زیادہ ہوگا، ایمان اتنا ہی قوی ہوگا اور جتنا دلائل کا علم کم ہوگا، ایمان میں اتنا ہی ضعف ہوگا (سواتی)

| | |
|---|---|
| الآخر والبعثِ بعد الموت | ہے) اور اس کے فرشتوں تمام کتابوں |
| والقدرِ خیرہٖ وشرّہٖ وحلوّہٖ | اور رسولوں کی اور آخرت کے دن کی |
| ومرّہٖ من اللہ تعالیٰ ونحن مؤمنون | اور موت کے بعد اٹھائے جانے کی |
| بذلك كُلِّهٖ لا نُفَرِّقُ بين | (موت کے بعد دوبارہ زندگی کی تصدیق |
| احدٍ من رُسُلِهٖ ونصدق | ہے) اور تقدیر کی تصدیق کہ خیر اور شر |
| كلهم على مَاجاءُ ابه، واهلُ | تلخ وشیریں سب اللہ تعالیٰ کی طرف |
| الكبائرِ فی النارِ لا یخلدون اذا | سے ہے۔ اور ہم ان سب پر ایمان رکھتے |
| ماتوا وهم موحدونَ، وإن | ہیں، اور ہم اس کے رسولوں میں سے |
| لم یکونوا تائبین بعد ان لقوا اللہ | کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے |
| عزّ وجل عارفينَ، وهُمْ فی | (کہ بعض کو مانیں اور بعض کا انکار کریں |
| مَشيئتِهٖ وحكمه، ان شاء غفر | جیسے یہود وغیرہ نؤمنُ ببعض |
| لهم وعفا عنهم بفضلهٖ كما | ونکفر ببعض کے قائل ہیں، بلکہ ہم |
| ذكر اللہ عزّ وجلّ فی كتابهٖ | سب کو مانتے ہیں) اور انبیاء علیہم السلام |
| " ويَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلك لِمَنْ يَشَاءُ " | اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین و شریعت |
| وإن شاء عذبهم فی النار بقدر | لائے ہیں ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ |
| جنایتهم بعدلهٖ ثم یخرجهم | اور اہلِ کبائر (کبیرہ گناہ کرتے والے) |
| منها برحمتهٖ۔ | ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھے جائینگے۔ |

Marfat.com

جب کہ ان کی موت توحید پر ہوئی ہو۔
اگرچہ انہوں نے گناہ کے بعد توبہ نہ
کی ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات اس
حالت میں انہوں نے کی ہو کہ وہ اللہ
کی معرفت (توحید کا یقین) رکھتے تھے
اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ مشیئت اور
اس کے حکم میں ہیں۔ اگر وہ چاہے تو
ان کو بخش دے اور اپنے فضل کے ساتھ
انہیں معاف کر دے، جیسا کہ اللہ تعالےٰ
نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔
کہ وہ جس کو چاہے معاف کر دے۔
ان لوگوں کے سوا جنہوں نے شرک
کا ارتکاب کیا ہے، اور اگر چاہے
تو اپنے عدل سے ان کے گناہ کے
اندازہ کے مطابق ان کو دوزخ میں
رکھے پھر ان کو اپنی رحمت اور اطاعت
گزاروں کی شفاعت سے،

Marfat.com

وَشفاعۃُ الشّافعِین من اهل
طاعۃ ثم یبعثهم الیٰ جنّتہٖ
ذلك باَنّ الله جل جلالہٗ
مولیٰ لاهل معرفتہٖ ولم یجعلهم
فی الدارینِ کاَهل نکرتہٖ الذین
خابوا من هدایتہٖ ولم ینالوا
من ولایتہٖ، اللّٰهُمَّ یا ولیَّ الاسلامِ
واهلہ مَسِّکْنا بالاسلام حتیٰ نلقاک
ونری الصلوۃ خلف کل برٍّ وفاجر
من اهل القبلۃِ وعلیٰ مَنْ مات منهم
ولاننزل احدا منهم جنّۃً
ولانارًا، ولا نشهدُ علیهم
بکفرٍ ولا بشرکٍ ولا بنفاقٍ ما
لم یظهر منهم شیئٌ من ذلک
ونذر سرائرهم الی الله تعالیٰ۔

دوزخ سے نکال دے اور پھر ان کو بہشت
میں پہنچا دے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مولیٰ
اور آقا ہے ان لوگوں کا جو اس کی معرفت
رکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ
دونوں جہاں میں ان لوگوں کی طرح نہیں
بنائے گا جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتے
اور جو اس کی ہدایت حاصل کرنے سے
ناکام رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی دوستی
حاصل نہیں کر سکے (دعا) اے اللہ!
تو اسلام اور اہل اسلام کا ولی اور سرپرست
و کارساز ہے ہم کو اسلام پر مضبوط
اور ثابت قدم رکھنا یہاں تک کہ
تجھ سے جا ملیں۔

اور ہم اہل قبلہ میں سے ہر نیک و بد
کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں۔
(بشرطیکہ اسکا عقیدہ درست ہو۔ صرف عمل
میں کوتاہی ہو) اور اسی طرح ان پر

Marfat.com

سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز اور درست مانتے ہیں، ہم قطعی اور یقینی طور پر ان میں سے کسی کو بہشت یا دوزخ کا سزاوار نہیں قرار دیتے، اور نہ ہم ان میں سے کسی پر کفر و شرک یا نفاق کی گواہی دیتے ہیں جب تک کہ ان میں سے کسی سے اس قسم کی کوئی چیز ظاہر نہ ہو، رہے ان کے اندرونی اسرار، نہیں ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

ولا نری السیف علیٰ احدٍ من امۃِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلّم الا مَنْ وجب علیہ السیفُ، وَلا نریٰ الخروجَ علی أئمتنا وولاۃِ امورنا وإن جاروا، ولا ندعوا علیهم، ولا ننزع یداً من طاعتِهم ونریٰ طاعتهم من طاعۃِ

اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے کسی فرد پر تلوار اٹھانا (قتل کرنا) جائز نہیں سمجھتے، سوائے اس شخص کے جس پر تلوار واجب ہو چکی ہے (یعنی جس کا قتل کرنا از روئے شریعت جائز اور مباح ہو)، اور ہم اپنے ائمہ اور حکام کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں سمجھتے

الله عزوجل فریضة مالم
یأمروا بمعصیة، وندعوا
لهم بالصلاح والمعافاة
ونتبع السنة والجماعة، و
نجتنب الشذوذ، والخلاف
والفرقة، ونحب اهل العدل
والامانة، ونبغض اهل الجور
والخیانة، ونقول الله اعلم
فیما اشتبه علینا علمه، و
نرى المسح على الخفین فی السفر

اگرچہ وہ ظلم کرتے ہوں، اور نہ ان کے
حق میں بددعا کرتے ہیں اور نہ ان کی
اطاعت سے دست کش ہوتے ہیں
اور ہم ان کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی
اطاعت کے مطابق فرض خیال کرتے
ہیں جب تک کہ وہ کسی معصیت کا
حکم نہ دیں (اگر معصیت کا حکم دیں
تو پھر ان کی اطاعت ہرگز جائز نہ ہوگی)
اور ہم ان کے لئے صلاحیت اور عافیت
کی دعا کرتے ہیں ہم سنت اور جماعت[1]

---

[1] چنانچہ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:-

فعلی المومن اتباع السنة والجماعة
فالسنة ما سنه رسول الله
والجماعة ما اتفق علیه اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی خلافة
الائمة الاربعة الخلفاء الراشدین
المهدیین رحمة الله علیهم اجمعین۔

اور مومن پر لازم ہے سنت اور جماعت
کا اتباع کرنا، پس سنت وہ ہے جس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا
اور جماعت وہ ہے جس پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اتفاق کیا
چاروں ائمہ خلفاء راشدین مہدیین کی خلافت میں۔

(غنیۃ الطالبین مترجم ص ۱۹۵ مطبوعہ رفیق عام پریس لاہور دسواتی)

Marfat.com

والحضرِ کما جاء فی الاثرِ، والحج
والجهاد فرضان ماضیانِ مع
اولی الامرِ من ائمة المسلمین برّهم
وفاجرهم الی یومِ القیامة لا یبطلهما
شیئٌ ولا ینقضهما۔

ونؤمن بالکرام الکاتبین، وان
الله تعالیٰ قد جعلهم علینا حافظین
ونؤمن بملک الموتِ الموکل بقبض

کا اتباع کرتے ہیں اور ہم علیحدگی، خلاف
اور فرقہ بندی سے اجتناب کرتے ہیں،
اور ہم عدل اور امانت والوں سے محبت
کرتے ہیں ظلم اور خیانت کرنے
والوں سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ان چیزوں
کے بارہ میں ہم کہتے ہیں جنکا علم ہم پر مشتبہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بہتر جانتا ہے
اور ہم موزوں پہ مسح کرنا سفر و حضر
میں جائز سمجھتے ہیں جیسا کہ حدیث میں
آیا ہے، مسلمان حکام اور ائمہ کی معیت
میں حج اور جہاد قیامت تک جاری
رہنے والے فرائض ہیں، خواہ وہ حکام
نیک ہوں یا بد، اس حج اور جہاد کو
کوئی چیز باطل کر سکتی ہے نہ اسے توڑ سکتی ہے۔
اور ہم کراماً کاتبین پر ایمان رکھتے ہیں یعنی
وہ بزرگ فرشتے جو اعمال لکھتے ہیں، اور
بیشک اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو ہم

Marfat.com

ارواح العالمین، نؤمن بعذاب القبر و نعیمه لمن کان لذلک اهلاً، و بسوال منکر و نکیر للمیت فی قبره عن ربه و دینه و نبیه علیٰ ما جاءت به الاخبار عن رسول الله صلی الله علیه وسلم و عن اصحابه رضی الله عنهم اجمعین، و القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران، و نؤمن بالبعث و جزاء الاعمال یوم القیامة و العرض، و الحساب و قراءة الکتب و الثواب و العقاب و الصراط و المیزان۔

پر محافظ و نگران بنایا ہے۔ (یعنی اعمال کی حفاظت کرتے ہیں) اور ہم ملک الموت پر ایمان رکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کے قبض کرنے پر مقرر کیا ہے۔ اور ہم عذابِ قبر اور اس کی نعمتوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کے لیے جو اس کا اہل ہو، اور ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ میت سے قبر میں منکر اور نکیر سوال کرتے ہیں، اس کے رب کے بارہ میں اس کے دین کے بارہ میں اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں آیا ہے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔

اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (اہلِ ایمان کے لئے) یا دوزخ

Marfat.com

کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے
(اہل کفر و شرک، فساق و فجار اور منافقین
وغیرہم کیلئے) اور ہم مرنے کے بعد
دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کے
دن اعمال کی جزا پر ایمان رکھتے ہیں۔
اعمال نامے پیش کئے جانے اور حساب،
اور اعمال نامے جن کتابوں میں
درج ہیں ان کے پڑھے جانے اور
ثواب، اور عذاب، اور پل صراط سے
گزرنے اور اعمال کے تولے جانے
پر ایمان رکھتے ہیں۔

والبعث هو حشر الاجساد
واحياءها يوم القيامة، حق
والجنة والنار مخلوقتان لا
يفنيان ابدا ولا يبيدان
فان الله تعالىٰ خلق الجنة والنار
قبل الخلق وخلق لهما اهلا فمن شاءُ

اور بعث یعنی اجسام کا دوبارہ اٹھانا،
اکٹھا کرنا اور ان کو زندہ کرنا قیامت کے
دن برحق ہے، اور جنت اور دوزخ
دونوں پیدا کی ہوئی ہیں اور ان دونوں
پر فنا اور ہلاکت نہیں (ان دونوں کو
اللہ تعالیٰ ہمیشہ رکھے گا) اور اللہ تعالیٰ

منهم للجنة فضلاً منه، ومن شاء
منهم للنار عدلاً منه، وكل
يعمل لما فرغ منه وصائر الى
ما خلق له والخير والشر مقدران
على العباد، والاستطاعة ضربان
احدهما الاستطاعة التى يوجد
بها الفعل من نحو التوفيق الذى
لا يجوز ان يوصف المخلوق به
فهى مع الفعل، واما الاستطاعة
التى من جهته الصحة والوسع
والتمكن وسلامة الآلات فهى
قبل الفعل وهو كما قال الله
تعالى لا يُكَلِّفُ اللهُ نفساً الاّ
وسعها۔

نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے جنت
اور دوزخ کو پیدا کیا ہے، اور جنت اور
دوزخ کے اہل بھی پیدا کئے ہیں پس جس
کو چاہیگا ان میں اپنے فضل سے جنت
کا اہل بنا دے گا اور جسے چاہے گا عدل
کے ساتھ دوزخ کا اہل بنائیگا اور ہر
ایک شخص وہی کام کرتا ہے جس کے کرنے
کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراغت
ہو چکی ہے اور ہر ایک اسی چیز کی طرف
لوٹنے والا ہے جس کے لئے اس کو
پیدا کیا گیا ہے۔

اور خیر (نیکی) اور شر (بدی) دونوں
بندوں کے حق میں (اللہ تعالیٰ کی طرف
سے مقدر ہیں۔

اور استطاعت (کام کرنے کی طاقت)
دو قسم ہے ایک استطاعت وہ ہے جس
کے ساتھ فعل اور کام ہوتا ہے جیسا کہ

کام کرنے کی توفیق جو کام کے ساتھ ہی ملی
ہوئی ہوتی ہے۔ یہ توفیق وہ ہے کہ مخلوق
اس کے ساتھ موصوف نہیں ہوسکتی (یعنی
یہ توفیق مخلوق کی صفت اوران کا کام
نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
مخلوق کو نصیب ہوتی ہے) اور استطاعت
کی دوسری قسم وہ ہے جو صحت و تندرستی
اور کام کرنے کی وسعت وطاقت اور
کام کرنے پہ قابو پانے اور آلات (اعضاء
وجوارح اور دیگر کام کرنے کے آلات)
کی سلامتی سے (معبّر) ہے۔
تو یہ استطاعت فعل سے پہلے ہوتی
ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت
سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔

وافعال العبادِ خلقُ اللهِ وکسبُ
العبادِ ولم یکلفهم الله تعالیٰ لا

اور بندوں کے افعال کو اللہ تعالیٰ نے
پیدا کیا ہے۔ اور بندے ان کا اکتساب

مایطیقون، ولا یطیقون الّا
ما کُلّفوا وھُوَ تفسیر لاحول
ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم
تقولُ لاحیلۃ لاحدٍ، ولاحول
لاحدٍ ولاحرکۃ لاحدٍ عن
معصیۃِ اللہ الّا بمعونۃِ اللہِ
ولا قوۃ لاحدٍ علی اقامۃِ طاعۃ
اللہ والثبات علیھا الّا بتوفیق
اللہِ وکُلُّ شیئٍ یجری بمشیئۃ اللہِ
وقضائہٖ فغلبت مشیئتہ،
المشیئات کلھا وغلب قضائہٗ
الحیلَ کلھا یفعلُ اللہُ مایشاءُ
وھو غیر ظالمٍ احداً الایُسئَلُ
عمّا یفعلُ وھُم یُسئَلُون، وفی
دعاءِ الاحیاءِ وصدقتھم منفعۃٌ
للاموات، واللہ یستجیب الدعوات
ویقضی الحاجات ویملک کل شیئٍ

کرتے ہیں (پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے
اور کسب کرنا بندوں کا فعل ہے) اور
اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اسی چیز کی
تکلیف دی ہے، جس کی وہ طاقت
رکھتے ہیں اور بندے اسی چیز کی
طاقت رکھتے ہیں۔ جس کی تکلیف اللہ
تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اور یہی تفسیر
ہے (لاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم)
کی ہم (یوں) کہتے ہیں کہ کسی کی کوئی تدبیر
اور حیلہ نہیں اور کسی کو پھیرنے کی
طاقت نہیں اور کسی میں کوئی حرکت
نہیں کہ وہ اللہ کی معصیت سے بچ سکے
سوائے اللہ تعالیٰ کی اعانت کے۔
اور کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں اللہ
کی اطاعت کرنے پر اور اس پر ثابت قدم
رہنے پر سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے۔ اور
ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت اس کے علم

Marfat.com

لا یملکہ شیئٌ ولا غنی عن اللہ
رفۃ عینٍ وَ مَنِ استغنیٰ عَنِ
للہِ طرفۃَ عینٍ فقد کفر، و
ان من اھل الحینُ اللہ یغضب
یرضیٰ لا کاحدٍ من الوریٰ ۔

اور اس کے فیصلہ کے مطابق جاری ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت تمام مشیتوں پر غالب ہے اور اللہ تعالےٰ کی قضا اور اس کا فیصلہ، تمام حیلوں اور تدبیروں پر غالب ہے، اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرتا ہے اور وہ کسی پر زیادتی اور ظلم نہیں کرتا۔ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ اس کے بارہ میں اس سے نہیں پوچھا جا سکتا اور مخلوقات سے سوال کیا جائے گا۔
زندہ لوگوں کے دعا کرنے اور صدقات دینے میں مردوں کے لئے فائدہ ہے۔
اور اللہ تعالیٰ ہی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ وہی ہر چیز کا مالک ہے اور کوئی چیز اس کی مالک نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ سے آنکھ جھپکنے کی مدت تک کسی طرح کسی قسم کی بے نیازی

Marfat.com

اور بے پروائی نہیں کی جا سکتی اور جو آنکھ جھپکنے کی مدت تک بھی اللہ تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرے گا وہ کافر ہوگا۔ اور ہلاکت والوں میں ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور راضی ہوتا ہے، مگر ایسے نہیں جس طرح مخلوق ناراض یا خوش ہوتی ہے۔

ونحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نفرط في حب احدٍ منهم ولا نتبراء من احد منهم ونبغض من نبغضهم وبغير الحق يذكرهم ولا نذكرهم الا بالخير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم كفر ونفاق وطغيان ونثبت الخلافة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اولاً لابي بكر الصديق

اور ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک کی محبت میں غلو اور زیادتی نہیں کرتے اور نہ ان میں سے کسی سے بیزاری اور تبری کرتے ہیں۔ اور ہم اُن لوگوں سے بغض رکھتے ہیں جو حضرات صحابۂ کرام سے بغض رکھتے ہیں اور ان کا برائی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اور ہم حضرات صحابہ کرام کا سوائے نیکی کے ذکر نہیں کرتے۔

Marfat.com

ی اللہ عنہ تفضیلاً لہ وتقدیمًا
جمیع الامۃ ثم لعمر بن الخطاب
ی اللہ عنہ ثم لعثمان رضی اللہ
ہ ثم لعلی بن ابی طالب رضی اللہ
ہ وھم الخلفاء الراشدون
ئمۃ المھدیون وان العشرۃ
ذین سماھم رسول اللہ صلی
ہ علیہ وسلم نشھد لھم بالجنۃ
لی ما شھد لھم رسول اللہ صلی
ہ علیہ وسلم وقولہ الحق وھم ابو
ر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ
الزبیر وسعد وسعید و
بد الرحمن ابن عوف وابو
بیدۃ ابن الجراح وھم امناء
ذہ الامۃ رضی اللہ عنھم
اجمعین۔
ومن احسن القول فی اصحاب

حضرات صحابہؓ سے محبت دین، ایمان
اور احسان (اعلیٰ درجہ کی نیکی) ہے
اور حضرات صحابہ کرام سے بغض، کفر
نفاق اور سرکشی ہے۔

اور ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد تمام حضرات صحابہ
کرام پر فضیلت دیتے ہوئے اور تمام
امت پر مقدم سمجھتے ہوئے سب سے
پہلے خلافت کا اثبات حضرت ابوبکر
صدیقؓ کے لئے کرتے ہیں، پھر ان
کے بعد حضرت عمر بن الخطابؓ کے لئے
پھر حضرت عثمانؓ کے لئے اور پھر حضرت
علی بن ابی طالبؓ کے لئے اور یہ چاروں
حضرات خلفاء راشدین ہیں اور ہدایت
یافتہ ائمہ اور پیشوا ہیں۔

اور بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے وہ دس حضرات صحابہ کرامؓ جنکا حضور

رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم
وازواجہٖ وذریاتہٖ فقد برّئ
مِنَ النّفاقِ ۔

صلے اللّٰہ علیہ وسلّم نے نام لے کران کو
بشارت سنائی۔ ہم ان کے متعلق حضور
صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے فرمان کے مطابق
بہشت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آنحضرت
صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کا فرمان برحق ہے
اور وہ حضرات صحابۂ کرام حضرت ابوبکر
صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان،
حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر
حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت
عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابو عبیدہ
بن الجراح ہیں اور یہ اس امت کے امین
ہیں رضی اللّٰہ عنہم اجمعین اور جس شخص
نے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے صحابۂ
کرامؓ اور آپ کی ازواج مطہرات اور
اولادِ پاک کے بارہ میں اچھی بات
کہی۔ تو ایسا شخص نفاق سے بری ہوگا
اور اگر ان کے متعلق کسی قسم کی بدگمانی

Marfat.com

علماء السلف من الصالحين
سابقين والتابعين ومن
ـد هم من اهل الخير والاثر
اهل الفقه والنظر لا يذكرون
د بالجميل، ومن ذكرهم بسوء
هو على غير السبيل، ولا نفضل
احداً من الاولياء على الانبياء
ونقول نبي واحدٌ افضل من جميع
الاولياء، ونؤمن بما جاء من كراماتهم
وصح عن الثقات من رواياتهم و
نؤمن بخروج الدجال، ونزول
عيسى بن مريم عليهما السلام
عن السماء وبخروج ياجوج و

سوء ظن، تحقیر، استہزاء یا سوء ادبی
کریگا تو ایسا شخص اہل سنت والجماعۃ
اور اہل حق کے زمرہ میں شامل نہ ہوگا)
۱۲ سواتی۔

اور علماءِ سلف صالحینؒ جو پہلے گزر
چکے ہیں اور ان کا اتباع کرنے والے
اور ان کے بعد آنے والے بہتری اور
نیکی والے لوگ اور حدیث نقل کرنے
اور اہل فقہ (فقہ کے ماہر) اور نظر و
قیاس والے بزرگ ان سب کا ذکر
سوائے نیکی کے درست نہیں اور جو
شخص ان کو برائی سے ذکر کرے گا وہ
راہِ راست پر نہیں ہوگا اور ہم اولیاء اللہ
میں سے کسی کو انبیاء علیہم السلام پر
فضیلت نہیں دیتے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں
کہ نبی ایک بھی تمام اولیاء سے زیادہ
فضیلت رکھتا ہے۔

Marfat.com

ماجوج، ونؤمن بطلوع الشمس
من مغربها وخروج دابۃ الارض
من موضعها۔ ولا نصدق کاھنًا
ولا عرافًا ولا من یدعی شیئًا
بخلاف الکتاب والسنۃ و
اجماع الامۃ ونری الجماعۃ حقًا
وصوابًا والفرقۃ زیغًا وعذابًا۔

اور جو اولیاء کی کرامات ہیں اور وہ ثقہ
راویوں سے ثابت ہیں، ان پر ہمارا
ایمان ہے۔ اور ہم دجال کے خروج
پر اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان
سے نزول پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یاجوج
وماجوج کے خروج اور سورج کے مغرب
کی طرف سے طلوع ہونے اور دابۃ الارض
کے اپنے مقام سے خروج پر ایمان رکھتے
ہیں۔ اور ہم کسی کاہن (غیب کی خبریں
بتانے کے دعویدار) اور عراف یعنی
گم شدہ چیز اور مسروق وغیرہ کی جگہ
بتانے والا، کی تصدیق نہیں کرتے۔

لہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ قرآن کریم کے حاشیہ میں فرماتے ہیں "قیامت سے پہلے مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں کو نشان دے کر جدا جدا کر دے گا"
(سورۂ نحل کا حاشیہ) سواتی

Marfat.com

اور نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کرتے
ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) اور اجماع امت کے
خلاف کسی چیز کا دعویٰ کرتا ہو، اور
اہل سنت و جماعت کو حق اور ٹھیک
سمجھتے ہیں اور تفرقہ بندی کو کج روی
اور عذاب سمجھتے ہیں۔

ودین اللہ عز وجل
فی السماء والارض واحدٌ
وھو دین الاسلام،
قال اللہ تعالیٰ، اِنَّ الدِّیْنَ
عِنْدَ اللّٰہِ الاسلامُ و
قال تعالیٰ "ورضیتُ
لکُمُ الاسلامَ دیناً" و

اور اللہ تعالیٰ کا دین آسمان اور زمین
میں ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ،
بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اسلام ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے تمہارے
لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔

---

ل؎ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ خطابی وغیرہ محدثین نے فرمایا ہے کہ عراف وہ ہے کہ مسروق چیز اور گم شدہ چیز کی جگہ بتانے اور اس کی معرفت کا کاروبار کرتا ہے، کہانت کی طرح شریعت نے اس کی بھی تکذیب کی ہے۔ (نووی علی المسلم ج۲ ص۲۳۳) (سواتی)

Marfat.com

هو بين الغلو والتقصير والتشبيه والتعطيل وبين الجبر والقدر وبين الامن و اليأس، فهذا ديننا واعتقادنا ظاهرًا وباطنًا۔

اور یہ دین اسلام غلو[1] اور تقصیر تشبیہ اور تعطیل جبر و قدر، امن و یاس کے درمیان ہے پس یہ ہمارا ظاہرًا و باطنًا دین اور اعتقاد ہے۔

---

[1] غلو کا معنیٰ حد سے بڑھنا اور تجاوز کرنا ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے دین میں غلو اختیار کیا خدائی منصب انسانوں کیلئے ثابت کیا اور انسانی صفات اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کیں، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہنا، اور احبار و رہبان کیلئے منصب تحلیل و تحریم ثابت کرنا اسی قسم میں داخل ہے (یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم) اور تشبیہ کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینا، جیسا کہ گمراہ فرقہ مشبہ نے کیا ہے تعطیل کا معنیٰ خدا تعالیٰ کو صفات سے خالی سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو ہے لیکن اس کے لئے کوئی صفت نہیں جیسا کہ گمراہ فرقہ "معطلہ" کا عقیدہ ہے۔ اور جبر کا معنیٰ یہ ہے کہ انسان کو کوئی اختیار نہیں وہ جو کچھ کرتا ہے مجبورًا کرتا ہے یہ جبریہ فرقہ کا عقیدہ ہے "قدریہ" تقدیر کے منکر لوگ جو یہ کہتے ہیں انسان جو کچھ کرتا ہے اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی دخل نہیں، یہ خدا کی تقدیر کو نہیں مانتے۔

اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی گرفت سے بے خوف ہو جانا اور خدا کی رحمت سے مایوس ہونا بھی کفر کی بات ہے (ولا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون) ۱۲ (رسواتی)

Marfat.com

نحن براءُ الی اللهِ تعالیٰ من کُلّ من خالف الذی ذکرناہ و بیّنّاہ ونسأل اللہ تعالیٰ ان یُثَبِّتَنا علی الایمان ویختم لنابہٖ و یعصمنا من اھواءِ المختلفۃ والآراءِ المتفرقۃ والمذاھبِ الردیۃِ مثل المشبھۃ وَالجھمیۃ والجبریۃ والقدریۃ وغیرھم من الذین خَالَفُوُا الجماعۃ وخالفوا الضلالۃ ونحن براءمنھم وھم عندنا ضلال اردیاء - واللہ الموفق، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم والحمد للہ رب العالمین -

اور ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے براءت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں ہر اس شخص سے جو اس عقیدہ کا مخالف ہے جس کو ہم نے ذکر اور بیان کیا ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ایمان پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور ہم کو دین سے اختلاف رکھنے والی خواہشات سے بچائے اور متفرق آرار سے ہماری حفاظت فرمائے، ردی مذاہب سے ہمیں محفوظ رکھے مشبہہ، جہمیہ، جبریہ اور قدریہ اور ان کے علاوہ دوسرے دگمراہ فرقے، جنہوں نے جماعت کی مخالفت کی ہے، اور گمراہی سے دوستانہ کیا ہے ہم ان سب سے بیزار ہیں اور وہ ہمارے نزدیک ردی قسم کے گمراہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور

Marfat.com

اور درود و سلام نازل ہو ہمارے
آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر آپ کی اہل پر اور آپ کے سب صحابہ
کرام پر۔
اور سب ستائش اللہ تعالیٰ کے لئے
ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللّٰھم ثبتنا علیٰ دینک دین الاسلام وجعلنا ھداۃ مھتدین
واجعل آخرتنا خیراً من الاولیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خاتم الانبیاء
وسید الرسل محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ امھات
المؤمنین واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

عبدالحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر
شہر گوجرانوالہ (صوبہ پنجاب) مغربی پاکستان

یوم السبت ۲۰ رجب سنہ ۱۳۹۱ھ

Marfat.com

# العقیدۃ الحسنۃ

نادری

از

حکیم الامۃ امام ولی اللہ محدث دہلوی

۱۱۱۴ھ — ۱۱۷۶ھ

مع اردو ترجمہ

از احقر عبد الحمید سواتی

خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اما بعد فيقول الفقير اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَحْمَدُ الْمَدْعُوُّ بِوَلِيِّ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَحْسَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِمَا اَشْهَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَنِّىْ اَعْتَقِدُ مِنْ صَمِيْمِ قَلْبِىْ اَنَّ لِلْعَالَمِ صَانِعًا قَدِيْمًا لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَاجِبًا وُجُوْدُهٗ مُمْتَنِعًا عَدَمُهٗ۔ وَهُوَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ مُتَّصِفًا بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مُنَزَّهًا عَنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ عَالِمٌ لِجَمِيْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ قَادِرٌ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُمْكِنَاتِ۔ مُرِيْدٌ لِجَمِيْعِ

اما بعد! پس کہتا ہے بندہ اپنے رب کی رحمت کا محتاج، احمد جس کو ولی اللہ بن عبد الرحیم کے نام سے پکارا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں پر احسان فرمائے کہ میں اللہ تعالیٰ کو اور جو ملائکہ، جنات اور انسان حاضر ہیں۔ ان کو گواہ بنا کر اپنے عقائد کے بارے میں کہتا ہوں کہ میں خلوص قلب سے اس بات کا اعتقاد رکھتا ہوں، کہ تمام عالم کا ایک صانع (بنانے والا) قدیم ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کا وجود واجب ہے اور اس کا عدم ممتنع ہے۔ (جس کا ہونا ضروری اور اس پہ فنا اور عدم محال) اور وہ بڑا اور عالی شان ہے

اَلْكَائِنَاتِ، حَيٌّ، سَمِيْعٌ، بَصِيْرٌ
لَاشِبْهَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ لَهٗ، وَلَا
نِدَّ لَهٗ وَلَا مِثْلَ لَهٗ، وَلَا
شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ
وَلَا اِسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ وَلَا
فِي الْخَلْقِ وَالتَّدْبِيْرِ فَلَا
يَسْتَحِقُّ الْعِبَادَةَ اَيْ اَقْصٰى
غَايَةَ التَّعْظِيْمِ اِلَّا هُوَ، وَلَا
يَشْفِيْ مَرِيْضًا، وَلَا يَرْزُقُ
رِزْقًا وَلَا يَكْشِفُ ضُرًّا اِلَّا
هُوَ بِمَعْنَى اَنْ يَّقُوْلَ لِشَيْءٍ كُنْ
فَيَكُوْنُ لَا بِمَعْنَى التَّسَبُّبِ الْعَادِيْ
الظَّاهِرِيْ، كَمَا يُقَالُ شَفَى
الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ، وَرَزَقَ
الْاَمِيْرُ الْجُنْدَ، فَهٰذَا غَيْرُهٗ
وَاِنِ اشْتَبَهَ فِي اللَّفْظِ، وَلَا
ظَهِيْرَ لَهٗ، وَلَا يَحِلُّ فِيْ غَيْرِهٖ

اور تمام کامل صفات کے ساتھ متصف
ہے اور زوال اور نقص کی تمام علامتوں
سے پاک اور منزہ ہے، وہ تمام مخلوقات
کا خالق ہے اور تمام کائنات کی باتوں
کا جاننے والا ہے اور تمام مخلوقات پر
پوری قدرت رکھتا ہے اور تمام کائنات
کی (ایجاد وقیام) کا ارادہ کرنے والا ہے وہ
زندہ ہے، سننے اور دیکھنے والا ہے،
کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں اور نہ کوئی
چیز اس کی ضد اور مقابل ہے اور نہ کوئی
چیز اس کی مثل ہے اور اس کے واجب الوجود
ہونے اور عبادت کے استحقاق اور پیدا کرنے
اور تدبیر میں کوئی اس کا شریک نہیں۔
پس عبادت کا استحقاق اس کے سوا کسی کیلئے
نہیں، اور عبادت انتہائی درجہ کی تعظیم کو
کہا جاتا ہے کسی مریض کو اس کے سوا کوئی
شفا نہیں بخشتا اور نہ کسی کو اس کے سوا

Marfat.com

وَلَا يَتَّحِدُ بِغَيْرِهِ۔ وَلَا يَقُوْمُ بِذَاتِهِ
حَادِثٌ وَلَيْسَ فِيْ ذَاتِهِ وَلَا
فِيْ صِفَاتِهِ حُدُوْثٌ وَ اِنَّمَا
الْحُدُوْثُ فِيْ تَعَلُّقِ الصِّفَاتِ
بِمُتَعَلِّقَاتِهِ حَتّٰى يَظْهَرَ الْاَفْعَالُ
وَحَقِيْقَتُهُ اَنَّ التَّعَلُّقَ اَيْضًا
لَيْسَ بِحَادِثٍ وَلٰكِنَّ الْحَادِثَ
هُوَ الْمُتَعَلَّقُ۔ فَيَظْهَرُ اَحْكَامُ
الْمُتَعَلِّقِ مُتَفَاوِتًا لِتَفَاوُتِ
الْمُتَعَلَّقَاتِ، وَهُوَ بَرِيْءٌ عَنِ
الْحُدُوْثِ وَالتَّجَدُّدِ مِنْ جَمِيْعِ
الْوُجُوْدِ۔ لَيْسَ بِجَوْهَرٍ وَلَا عَرَضٍ
وَلَا جِسْمٍ وَلَا فِيْ حَيِّزٍ وَجِهَةٍ
وَلَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِهُنَا وَهُنَاكَ
وَلَا يَصِحُّ عَلَيْهِ الْحَرَكَةُ وَالْاِنْتِقَالُ
وَالتَّبَدُّلُ فِيْ ذَاتِهِ وَلَا فِيْ
صِفَاتِهِ۔ وَلَا الْجَهْلُ وَلَا

کوئی روزی پہنچاتا ہے۔ اور ضرر اور
تکلیف کو اس کے سوا کوئی دور نہیں کر
سکتا۔ اور اس کا یہ کام اس طرح ہے
کہ جب وہ کسی چیز کو بغیر ظاہری اسباب
کے کہدے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اس
طرح نہیں جس طرح ظاہری اور عادی اسباب
کے تحت کوئی چیز ہوتی ہے جیسا کہ لوگ
کہتے ہیں کہ طبیب نے مریض کو شفا دی اور
امیر لشکر نے لشکر کو رزق دیا کیونکہ یہاں
مراد ظاہری اسباب کے تحت علاج و معالجہ
کرنا اور تنخواہ وغیرہ دینا ہوتا ہے۔ یہ معنی
اس کے علاوہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے بولا
جاتا ہے اگرچہ الفاظ ایک جیسے ہیں اور
اللہ تعالیٰ کا کوئی معین اور پشت پناہ
نہیں، اور نہ وہ کسی دوسری چیز میں حلول
کرتا ہے اور نہ وہ غیر کے ساتھ مل کر متحد
ہوتا ہے اور اس کی ذات کیساتھ کوئی حادث

Marfat.com

الْكِذْبُ، وَهُوَ فَوْقَ الْعَرْشِ
كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ وَلٰكِنْ لَا
بِمَعْنَى التَّحَيُّزِ وَالْجِهَةِ بَلْ لَا يَعْلَمُ
كُنْهَ هٰذَا التَّفَوُّقِ وَالْاِسْتِوَاءِ
اِلَّا هُوَ۔ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ
مِمَّنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مِنْ لَّدُنْهُ عِلْمًا۔

چیز قائم نہیں ہو سکتی (نو پیدا چیز جو پہلے نہ
تھی) پس اس کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم
کا حدوث نہیں ہے البتہ جب اسکی صفات کا تعلق
اپنے متعلقات کیساتھ ہوتا ہے تو اس تعلق میں حدوث
ہوتا ہے تاکہ افعال ظاہر ہوں۔ اور حقیقت میں
یہ تعلق بھی حادث نہیں ہے۔ حادث صرف ان صفات کے
متعلقات (تمام کائنات کی اشیاء) اللہ تعالیٰ کے
سوا ہی ہوتے ہیں، اس لئے اس تعلق کے احکام بھی
مختلف اور متفاوت ہوتے ہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ کی
ذات اور صفات میں مطلقاً کسی قسم کا حدوث نہیں)
اور وہ باری تعالیٰ ہر وجہ اور ہر طریق پر حدوث
اور تجدد سے بری اور پاک ہے۔ اور وہ نہ جوہر ہے
(جو کسی زمان یا مکان میں خود قائم ہوتا ہے)
اور نہ عرض ہے (دوسری چیز کے ساتھ قائم
ہو جیسا رنگ شکل وغیرہ) اور نہ وہ جسم ہے اور
نہ کسی مکان یا جہت میں ہے اور نہ اسکی طرف
یہاں اور وہاں کیساتھ اشارہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں نہ حرکت کرتا ہے اور نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے اور نہ بدلتا ہے اور اسمیں جہل اور کذب بھی روا نہیں یعنی کذب اور جہل کا صدور اس سے محال ہے، اور وہ عرش کے اوپر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنے بارہ میں فوق العرش ہونا بیان کیا ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ عرش اس کا مکان ہے اور فوق اسکی جہت ہے بلکہ اسکی فوقیت اور استواء کی حقیقت اسکے سوا کوئی نہیں جانتا، یا پھر وہ پختہ کار علماء جانتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی عطا فرمایا ہے۔

وَهُوَ مَرْئِيٌّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَجْهَيْنِ۔ اَحَدُهُمَا اَنْ يَّكْشِفَ عَلَيْهِمْ اِنْكِشَافًا تَامًّا بَلِيْغًا۔ اَكْثَرَ مِنَ التَّصْدِيْقِ بِهِ عَقْلًا وَكَاَنَّهُ الرُّؤْيَةُ بِالْبَصَرِ اِلَّا اَنَّهُ مِنْ غَيْرِ مُحَاذَاةٍ وَمُقَابَلَةٍ وَجِهَةٍ وَلَوْنٍ وَشَكْلٍ

اور باری تعالیٰ کا دیدار ایمان والوں کو قیامت کے دن نصیب ہوگا اور اس دیدار کی دو طرح وضاحت کی گئی ہے ایک اسطرح کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان مومنین پر ایسا انکشاف تام ہوجائیگا جو عقلی تصدیق سے بہت زیادہ ہوگا۔ گویا کہ آنکھ سے ہی دیکھا ہے لیکن اس میں سامنا، مقابلہ اور جہت رنگ اور شکل نہیں ہوگا۔ اور یہ وجہ ایسی ہے کہ

ذا الوَجْهُ قَالَ بِهِ المُعْتَزِلَةُ
غَيْرُهُمْ وَهُوَ حَقٌّ. وَإِنَّمَا خَطَاءَ
مْ فِي تَاوِيْلِهِمُ الرُّؤْيَةَ بِهٰذَا
لمَعْنٰى اَوْحَصْرِهِمُ الرُّؤْيَةَ فِي
ذَا المَعْنٰى. وَثَانِيْهِمَا. اَنْ
يَتَمَثَّلَ لَهُمْ بِصُوَرٍ كَثِيْرَةٍ
كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِي السُّنَّةِ
فَيَرَوْنَهٗ بِاَبْصَارِهِمْ بِالشَّكْلِ
وَاللَّوْنِ وَالمُوَاجِهَةِ كَمَا يَقَعُ
فِي المَنَامِ كَمَا اَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
قَالَ رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ
صُوْرَةٍ فَيَرَوْنَ هُنَالِكَ
عِيَانًا كَمَا يَرَوْنَ فِي الدُّنْيَا
مَنَامًا وَهٰذَانِ الوَجْهَانِ
نَفْهَمُهُمَا وَنَعْتَقِدُهُمَا وَاِنْ
كَانَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ

اس کا قول فرقہ معتزلہ نے اور دوسرے لوگوں
(مثلاً شیعہ وغیرہ) نے بھی کیا ہے اور یہ بات فی نفسہ
حق اور درست ہے، لیکن انکی غلطی یہ ہے کہ وہ
رؤیت کا یہی معنی کرتے ہیں یا رؤیت کو اسی
معنی میں منحصر مانتے ہیں (جسکی وجہ سے رؤیت
بالابصار کا انکار کرتے ہیں، اور دوسرا معنی
رؤیت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف صورتوں
میں انکے سامنے متمثل ہو جیسا کہ سنت اور
احادیث میں مذکور ہے۔ پس وہ لوگ باری تعالیٰ
کو اپنی آنکھوں کے ساتھ شکل، صورۃ اور رنگ اور
آمنے سامنے کی طرح دیکھیں گے، جیسا کہ خواب
میں واقعہ ہوتا ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دی ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا ہے کہ "میں نے اپنے
رب کو اچھی صورۃ میں دیکھا ہے"۔ اسی طرح لوگ
قیامت میں اس کو عیانا یعنی بالکل ظاہر آنکھوں سے
دیکھیں گے جس طرح دنیا میں خواب کے اندر
دیکھتے ہیں اور رؤیت کی یہ دونوں صورتیں ایسی

Marfat.com

اَرَادَ بِالرُّؤْيَةِ غَيْرَهُمَا فَنَحْنُ
اٰمَنَّا بِمُرَادِ اللهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ
وَاِنْ لَّمْ نَعْلَمْ بِعَيْنِهٖ ذَالِكَ
مَاشَاءَ اللهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاءْ
لَمْ يَكُنْ وَالْكُفْرُ وَالْمَعَاصِيْ بِخَلْقِهٖ
وَاِرَادَتِهٖ وَلَا يَرْضَاهُ وَهُوَ
غَنِيٌّ لَّا يَحْتَاجُ اِلٰى شَيْءٍ فِيْ
ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ، وَلَا حَاكِمَ
عَلَيْهِ، وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ
بِاِيْجَابِ غَيْرِهٖ، نَعَمْ قَدْ
يَعِدُ شَيْئًا فَيَفِيْ بِالْوَعْدِ
كَمَا وَرَدَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ۔
وَجَمِيْعُ اَفْعَالِهٖ يَتَضَمَّنُ الْحِكْمَةَ
وَالْمَصْلِحَةَ الْكُلِّيَّةَ عَلٰى مَا
يَعْلَمُ۔ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ اللُّطْفُ
الْجُزْئِيُّ الْخَاصُّ اَوِ الْاَصْلَحُ
الْخَاصُّ لَا قَبِيْحَ مِنْهُ وَلَا

ہیں جنکو ہم سمجھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں
اور اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی مراد رؤیت سے انکے علاوہ کوئی اور معنی
ہو تو پھر ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسولوں کی مراد ہے۔ اگرچہ ہم بعینہ
اس معنی کو نہ سمجھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے
وہ ہوتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔ اور کفر
اور دیگر معاصی اور گناہ اس کے پیدا کرنے اور ارادہ
کرنے سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن وہ ان کو پسند
نہیں کرتا۔ اور وہ ایسا غنی اور بے نیاز ہے جو
اپنی ذات اور صفات میں کسی چیز کی طرف احتیاج
نہیں رکھتا۔ اور نہ اس پر کوئی حاکم ہے اور نہ
اس پر کوئی چیز کسی غیر کے واجب کرنے سے
واجب ہوتی ہے۔ ہاں لیکن وہ خود از راہِ
لطف و کرم کسی چیز کا وعدہ فرماتا ہے۔ تو پھر
وہ اس کو پورا کرتا ہے اس وعدے کے خلاف نہیں
کرتا جیسا کہ حدیث میں اس قسم کے الفاظ آئے

يُنْسَبُ فِيْمَا يَفْعَلُ أَوْ يَحْكُمُ إِلَى جَوْرٍ أَوْ ظُلْمٍ يُرَاعِي الْحِكْمَةَ فِيْمَا خَلَقَ وَأَمَرَ لَا أَنَّهُ يَسْتَكْمِلُ نَفْسَهُ وَصِفَاتَهُ بِشَيْئٍ۔

ہیں" کہ وہ چیز اللہ کے ذمہ ہے یا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت اور مصلحت کلیہ (عمومی مصلحت) جیسا کہ وہ بہتر جانتا ہے، پر مشتمل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کسی خاص فرد یا خاص جزئی چیز کے بارہ میں جو بات اصلح (بہتر بات) ہو واجب نہیں (جیسا کہ معتزلہ وغیرہ کا اعتقاد ہے کہ جو چیز بندہ کے لئے اصلح ہو وہ اللہ تعالیٰ پر واجب ہوتی ہے)، اور کوئی بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبیح نہیں ہوتی، اور اللہ تعالیٰ کو اپنے کاموں میں اور اپنے فیصلوں میں ظلم اور ناانصافی کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا (اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم اور ناانصافی نہیں کرتا)، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے یا جو حکم دیا ہے اس میں حکمت کی رعایت فرمائی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنی ذات و صفات میں کسی شئے سے تکمیل حاصل کرتا ہے (حکمت کی رعایت سے اسکی ذات یا صفات میں کچھ کمال پیدا ہو ایسا نہیں)

وَاَنْ يَكُوْنَ لَهٗ حَاجَةٌ وَغَرَضٌ
فَاِنَّ ذٰلِكَ ضُعْفٌ وَ قُبْحٌ
لَاحَاكِمَ سِوَاهُ فَلَيْسَ لِلْعَقْلِ
حُكْمٌ فِيْ حُسْنِ الْاَشْيَاءِ وَقُبْحِهَا
وَكَوْنِ الْفِعْلِ سَبَبًا لِلثَّوَابِ
وَالْعِقَابِ وَاِنَّمَا حُسْنُ الْاَشْيَاءِ
وَقُبْحُهَا بِقَضَاءِ اللهِ وَحُكْمِهٖ
وَتَكْلِيْفِهٖ لِلنَّاسِ فَمِنْهَا مَا
يُدْرِكُ الْعَقْلُ وَجْهَهٗ وَ
مَصْلَحَتَهٗ وَمُنَاسَبَتَهٗ لِلثَّوَابِ
وَالْعِقَابِ وَمِنْهَا مَالَايُدْرِكُهٗ
اِلَّا بِاَخْبَارِ الرُّسُلِ عَنِ اللهِ
تَعَالٰى وَكُلُّ صِفَةٍ مِنْ صِفَاتِهٖ
وَاحِدَةٌ بِالذَّاتِ غَيْرُ
مُتَنَاهِيَةٍ بِحَسْبِ التَّعَلُّقِ
وَالتَّجَدُّدِ اِنَّمَا هُوَ فِي الْمُتَعَلَّقِ
بِالْمَعْنَى الْمَذْكُوْرِ ـ وَلِلّٰهِ تَعَالٰى

اور اس کو کسی چیز کی طرف حاجت اور غرض
بھی نہیں کیونکہ یہ کمزوری اور قباحت (بری)
بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔
اس کے سوا کوئی حاکم نہیں پس عقل کے لئے
اشیاء کے حسن و قبح میں کوئی حکم یا دخل نہیں
ہے (جیسا کہ معتزلہ وغیرہ کہتے ہیں کہ اشیاء
کا حسن و قبح عقلی ہے) اور اسی طرح کسی فعل
کے ثواب یا عقاب کے سبب ہونے میں بھی
عقل کا دخل نہیں ہے۔ اشیاء کا حسن و قبح
اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور اس کے حکم سے ہوتا
ہے اور اس وجہ سے کہ اس نے لوگوں کو مکلف
بنایا ہے (یعنی حسن و قبح امور شرعیہ کے مکلف
ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ عقل کی وجہ سے)
اب بعض باتیں ایسی ہیں کہ عقل ان کو سمجھتی ہے
اور ان میں ثواب یا عقاب کی مصلحت اور
مناسبت کو بھی جانتی ہے۔ اور بعض چیزیں
ایسی ہیں کہ عقل ان کے حسن و قبح کا ادراک نہیں

مَلَائِكَةٌ عُلْوِيُّوْنَ مُقَرَّبُوْنَ وَمَلَائِكَةٌ مُوَكَّلُوْنَ عَلٰى كِتَابَةِ الْاَعْمَالِ وَحِفْظِ الْعَبْدِ عَنِ الْمَهَالِكِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى الْخَيْرِ، وَيَلِمُّوْنَ بِالْعَبْدِ لِمَّةَ الْخَيْرِ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔

کر سکتی جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے رسول خدا تعالیٰ کی طرف سے بتلانہ دیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر ایک صفت اپنی حقیقت اصلیت کے اعتبار سے واحد ہے، اور باعتبار تعلقات کے غیر متناہی اور بے انتہا ہے۔ اور حدوث و تجدد اس صفت میں نہیں بلکہ اس چیز (ممکن و حادث اشیاء) میں ہوتا ہے جس کے ساتھ اس صفت کا تعلق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ ہیں جو عالم بالا میں رہتے ہیں۔ اور وہ مقرب بارگاہ ہیں۔ اور کچھ دوسرے ملائکہ ہیں۔ جو لوگوں کے اعمال کے لکھنے اور ان کی حفاظت پر مقرر ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو بندوں کی مہلک خطرات سے اور ہلاکتوں سے حفاظت کرتے ہیں اور کچھ دعوت الی الخیر دیتے ہیں اور بندوں کی طرف اچھے خیالات ڈالتے رہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ایک مقام اور ٹھکانا مقرر ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں

Marfat.com

کرتے اور جو حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل میں سرگرم رہتے ہیں۔

وَمِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الشَّيَاطِيْنُ، لَهُمْ لِمَّةٌ بِابْنِ اٰدَمَ وَالْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ اَوْحَى اللّٰهُ بِهٖ اِلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ" فَهٰذَا حَقِيْقَةُ الْوَحْيِ وَلَا يَجُوْزُ الْاِلْحَاقُ فِيْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصِفَاتِهٖ فَيَتَوَقَّفُ الْاِطْلَاقُ عَلَى الشَّرْعِ۔

اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں شیاطین بھی ہیں جن کا کام یہ ہے کہ انسانوں میں برے خیالات اور وسوسے ڈالتے رہتے ہیں، اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ہمارے نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (سورۃ زخرف آیت ۵۱) "کہ کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اس سے کلام کرے۔ مگر یہ کہ وحی کے ذریعہ سے یا پس پردہ، یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ جو پیغام اللہ تعالیٰ کو منظور ہو وہ فرشتہ اس کے حکم سے پہنچا دے" اور یہی وحی کی حقیقت ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک اور اسکی صفات میں الحاق (زیادتی) جائز نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتوں کے ساتھ دوسرے

Marfat.com

اسماء اور صفات اپنی طرف سے بڑھائے جائیں)
لہذا اللہ تعالی کے ناموں اور صفات کے اطلاق میں
شریعت پر توقف کرنا چاہیئے۔ جو نام اور صفت
شریعت میں وارد ہو اس کا اطلاق درست ہوگا۔
ورنہ درست نہ ہوگا۔

وَالْمَعَادُ الْجِسْمَانِيُّ حَقٌّ
يُحْشَرُ الْاَجْسَادُ وَيُعَادُ
فِيهَا الْاَرْوَاحُ، وَتَكُوْنُ
الْاَبْدَانُ تِلْكَ الَّتِي
كَانَتْ شَرْعًا وَعُرْفًا
وَاِنْ طَالَتْ اَوْ قَصُرَتْ
كَمَا وَرَدَ اِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ
مِثْلُ اُحُدٍ۔ اَوْ كَانَتْ
اَلْطَفَ مِنْهَا كَمَا وَرَدَ فِي
صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَذَالِكَ كَمَا اَنَّ الصَّبِيَّ
هُوَ الَّذِي يَشِبُّ وَ

اور قیامت کے دن جسم کے ساتھ زندہ ہونا برحق ہے
جس میں لوگوں کے اجسام جمع کئے جائیں گے اور
ان جسموں میں روحوں کو لوٹایا جائیگا اور یہ بدان وہی
ابدان ہونگے جو دنیا میں تھے۔ اور شریعت اور عرف
میں جنکو ابدان سمجھا جاتا ہے اگرچہ ان میں قامت کی
درازی یا کوتاہی ہو، جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔
کہ کافر کا دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ یا وہ اجسام
لطیف خوبصورت اور پاکیزہ ہوں جیسا کہ حدیث
میں اہل جنت کے بارہ میں آیا ہے اسکی مثال ایسی
ہے جسطرح چھوٹا بچہ جو بعینہ وہی ہوتا ہے جو ایک وقت
جوان اور دوسرے وقت بوڑھا ہوجاتا ہے۔ چاہے
اسکے اجزا بدن میں ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ تبدیلی

Marfat.com

يَشِيبُ وَاِنْ تَبَدَّلَتْ الْاَجْزَاءُ فِيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ
کیوں نہ واقع ہوئی ہو لیکن ہوتا وہی ہے)

وَالْجَزَاءُ وَالْمُحَاسَبَاتُ وَالصِّرَاطُ وَالْمِيْزَانُ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ وَهُمَا مَخْلُوْقَتَانِ الْيَوْمَ۔
اور اعمال کی جزا اور حساب اور پلصراط اور میزان برحق ہے اور جنت اور دوزخ حق ہیں۔ اور یہ اس وقت مخلوق ہیں (یہ بات نہیں کہ ان کو قیامت میں پیدا کیا جائیگا جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں بلکہ فی الوقت موجود ہیں)۔

وَلَمْ يُصَرِّحْ نَصٌّ بِتَعْيِيْنِ مَكَانِهِمَا بَلْ هُمَا حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اِذْ لَا اِحَاطَةَ لَنَا بِخَلْقِ اللّٰهِ وَعَوَالِمِهٖ۔
اور کسی نص نے ان کا محل اور مکان متعین نہیں کیا بلکہ یہ دونوں وہاں ہیں جہاں اللہ تعالےٰ چاہے۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اور جہانوں کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَلَا يُخَلَّدُ الْمُسْلِمُ صَاحِبُ الْكَبِيْرَةِ فِى النَّارِ وَهِيَ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ يَعْنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالْكَفَّارَاتِ
اور کسی مسلمان کو جس سے کبیرہ سرزد ہوا ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھا جائیگا اور سیئات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورۃ نساء آیت ۳۱) میں اس طرح فرمایا ہے کہ "جن کاموں سے تم کو منع کیا جا رہا ہے اگر تم ان ممنوعات میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں ان سے بچتے رہو گے تو ہم تمہارے چھوٹے

Marfat.com

وَالْعَفْوُ عَنِ الْكَبَائِرِ جَائِزٌ غَيْرَ اَنَّ اَفْعَالَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلٰى وَجْهَيْنِ مُوَافِقًا لِسُنَّةِ اللّٰهِ وَكَائِنٍ عَلٰى سَبِيْلِ خَرْقِ الْعَوَائِدِ وَعَفْوُ الْكَبَائِرِ عَمَّنْ مَّاتَ بِلَا تَوْبَةٍ جَائِزٌ مِنْ بَابِ خَرْقِ الْعَوَائِدِ۔

چھوٹے قصور تم سے زائل کر دیں گے"، یعنی نماز اور دیگر کفارات کی وجہ سے۔ اور یہ بات جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کبیرے گناہوں کو معاف کر دے لیکن اللہ تعالیٰ کے افعال دنیا اور آخرت میں دو طرح ہیں۔ ایک یہ کہ دستور اور عادت کے مطابق واقع ہوں اور دوسرے یہ کہ عادت اور دستور کے خلاف ہے، جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو اور بلا توبہ مر جائے اس کو معاف کر دینا جائز ہے لیکن یہ بات عادت اور دستور کے خلاف ہے۔

وَكَذٰلِكَ الْعَفْوُ عَنْ حُقُوْقِ النَّاسِ جَائِزٌ بِطَرِيْقِ خَرْقِ الْعَوَائِدِ۔

اور اسی طرح حقوق الناس کو معاف فرما دینا بھی جائز ہے مگر عادت و دستور کے خلاف ہے۔

هٰذَا وَجْهُ التَّطْبِيْقِ بَيْنَ النُّصُوْصِ الْمُتَعَارِضَةِ بَادِيَ الرَّاْيِ وَالشَّفَاعَةُ حَقٌّ لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

اور یہی تطبیق ہے ان متعارض نصوص میں جو بظاہر ایک دوسرے سے متعارض معلوم ہوتی ہے۔ اور شفاعت حق ہے اس کے لئے جس کے بارہ میں خدائے رحمٰن اجازت

Marfat.com

وَشَفَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِهٖ حَقٌّ وَهُوَ مُشَفَّعٌ وَحَيْثُ وَقَعَ نَفْيُ الشَّفَاعَةِ فَالْمُرَادُ مِنْهَا الشَّفَاعَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ بِغَيْرِ اِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرِضَائِهٖ ۔

دے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت آپ کی امت کے اہل کبائر کے لئے برحق ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہوگی۔ اور جہاں قرآن میں شفاعت کی نفی واقع ہوئی ہے اس سے مراد وہ شفاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضا کے بغیر ہو۔

وَعَذَابُ الْقَبْرِ لِلْفَاسِقِ وَتَنْعِيْمُهٗ لِلْمُؤْمِنِ حَقٌّ وَسُؤَالُ الْمُنْكَرِ وَالنَّكِيْرِ حَقٌّ، وَبَعْثَةُ الرُّسُلِ اِلَى الْخَلْقِ حَقٌّ، وَتَكْلِيْفُ اللّٰهِ عِبَادَهٗ بِالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ عَلٰى اَلْسِنَةِ الرُّسُلِ حَقٌّ، وَهُمْ مُتَمَيِّزُوْنَ بِاُمُوْرٍ لَا تُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهِمْ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِجْتِمَاعِ، تَدُلُّ عَلٰى كَوْنِهِمْ

اور قبر میں فاسق اور بدکار کے لئے عذاب کا ہونا اور نیکوکاروں اور ایمان والوں پر نعمت کا ہونا حق ہے اور قبر میں منکر و نکیر (دو فرشتوں) کا سوال وجواب مردوں سے حق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا مخلوق کی ہدایت کے لئے رسولوں کا مبعوث فرمانا حق ہے اور انہی انبیاء و رسل کی زبانوں پر امر و نہی کرنا اور بندوں کو شرعی احکام کی

اَنْبِيَاءُ۔

تکلیف دینا برحق ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام چند باتوں کے ساتھ ممتاز ہوتے ہیں یہ باتیں اکھٹی دوسرے لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اور یہ باتیں اس کا ثبوت ہوتی ہیں کہ یہ انبیاء ہیں۔

مِنْهَا خَرْقُ الْعَوَائِدِ لَهُمْ وَمِنْهَا سَلَامَةُ فِطْرَتِهِمْ وَكَمَالُ اَخْلَاقِهِمْ وَغَيْرُ ذَالِكَ۔

اِن میں سے ایک خرق عادت (معجزات) کا ان سے ظاہر ہونا۔ اور ان باتوں میں یہ بھی ہے کہ ان کی فطرت سلیم ہوتی ہے اور ان کے اخلاق کامل درجہ کے ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ میں پائی جاتی ہیں۔

وَالْاَنْبِيَاءُ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الْكُفْرِ وَتَعَمُّدِ الْكَبَائِرِ وَالْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ۔ يَعْصِمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِوُجُوْهٍ ثَلَاثَةٍ۔

اور تمام انبیاء علیہم السلام کفر شرک اور عمداً گناہ کبیرہ سے اور صغائر پر اصرار کرنے سے معصوم اور پاک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بچاتا اور معصوم

أَحَدُهَا أَنْ يَخْلُقَهُمْ فِي سَلَامَةِ الْفِطْرَةِ وَكَمَالِ اعْتِدَالِ الْأَخْلَاقِ، فَلَا يَرْغَبُونَ فِي الْمَعَاصِي بَلْ يَكُونُونَ مُتَنَفِّرِيْنَ عَنْهَا۔

رکھتا ہے تین طریقوں سے۔ (۱) ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیدا ہی ایسے طور پر یعنی سلیم الفطرۃ اور اخلاق کے کامل اعتدال پر پیدا کرتا ہے۔ اس لئے وہ معاصی میں رغبت نہیں کرتے بلکہ ان سے متنفر ہوتے ہیں۔

وَثَانِيهَا أَنْ يُوحِيَ إِلَيْهِمْ أَنَّ الْمَعَاصِيَ يُعَاقَبُ عَلَيْهَا۔ وَالطَّاعَاتِ يُثَابُ عَلَيْهَا فَيَكُونُ ذَالِكَ رَادِعًا عَنِ الْمَعَاصِي۔

دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی نازل کرتا ہے کہ معاصی پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ہوگی اور طاعات اور نیکیوں پر اچھا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ وحی ان کے لئے گناہوں اور معاصی سے روکنے کا باعث ہوتی ہے۔

وَالثَّالِثُ أَنْ يَحُوْلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَعَاصِي بِإِحْدَاثِ لَطِيفَةٍ غَيْبِيَّةٍ كَظُهُورِ صُورَةِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَاضًّا عَلَى إِصْبَعِهِ فِي قِصَّةِ يُوسُفَ

اور تیسری صورت یہ ہے ان انبیاء علیہم السلام کے درمیان اور معاصی کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا ہے کسی لطیفہ غیبیہ کے ظاہر کرنے سے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے واقعہ

Marfat.com

عَلَيْهِ السَّلَامِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ
النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ وَ
دَعْوَتُهٗ عَامَّةٌ لِجَمِيْعِ الْاِنْسِ
وَالْجِنِّ، وَهُوَ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ
بِهٰذِهِ الْخَاصَّةِ وَبِخَوَاصٍ اُخْرٰى
نَحْوُ هٰذِهٖ۔

میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی
صورت کا ظاہر ہونا، انگلی کو دانتوں سے
دبائے ہوئے۔ اور حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے
بعد کوئی نبی نہیں (آپ کے بعد کسی
کو نبی نہیں بنایا جائیگا آپ پر اس مرتبہ
کو ختم کر دیا گیا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا
"خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" کہ مجھ پر نبیوں
کو ختم کر دیا گیا ہے) اور آپ کی دعوت
تمام جن و انس کے لئے عام ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اس خصوصیت کی
بنا پر اور اس کے علاوہ دیگر خصوصیات
کی وجہ سے تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

وَكَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ وَهُمْ
مُؤْمِنُوْنَ الْعَارِفُوْنَ بِاللهِ
تَعَالٰى وَصِفَاتِهٖ الْمُحْسِنُوْنَ فِيْ
اِيْمَانِهِمْ حَقٌّ يُكْرِمُ اللهُ بِهَا

اور اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں
اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ان کراموں
کے ساتھ نوازتا ہے اور اپنی رحمت کے
ساتھ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے

Marfat.com

مَنْ يَّشَاءُ وَيَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يُّرِيْدُ۔

اور اولیاء ان مومنوں کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کی معرفت رکھتے ہیں اور ایمان میں پختگی اور مضبوطی کے ساتھ نیکیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔

وَنَشْهَدُ بِالْجَنَّةِ وَالْخَيْرِ لِلْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَفَاطِمَةَ وَخَدِيْجَةَ وَعَائِشَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

اور ہم جنت اور بہتری کی گواہی دیتے ہیں عشرہ مبشرہ کے حق میں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دس صحابہ جن کو آپ نے ایک ہی مجلس میں بہشت کی بشارت سنائی تھی خلفاء اربعہ، سعید، سعد، طلحہ، زبیر، ابو عبیدۃ ابن جراح، عبدالرحمٰن بن عوفؓ) اسی طرح ہم حضرت فاطمہؓ اور ام المؤمنین خدیجہؓ اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کے حق میں بھی جنت کی گواہی دیتے ہیں۔

وَنُوَقِّرُهُمْ وَنَعْتَرِفُ لِعِظَمِ مَحَلِّهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَكَذَالِكَ

اور ہم ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اور اسلام میں ان کے عظیم مرتبہ کا اعتراف

اَهْلَ الْبَدْرِ وَاَهْلَ بَيْعَتِ الرِّضْوَانِ۔

کرتے ہیں اور اسی طرح اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان کے حق میں بھی بہتری اور بہشت کی گواہی دیتے ہیں۔

وَاَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ اِمَامٌ حَقٌّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اور امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام برحق ہیں ان کے بعد حضرت عمرؓ ان کے بعد حضرت عثمانؓ ان کے بعد حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

ثُمَّ تَمَّتِ الْخِلَافَةُ وَبَعْدَهٗ مُلْكٌ عَضُوْضٌ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عُمَرُ وَلَا نَعْنِيْ الْاَفْضَلِيَّةَ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ حَتّٰى يَعُمَّ النَّسَبَ وَالشُّجَاعَةَ وَالْقُوَّةَ وَالْعِلْمَ وَاَمْثَالَهَا۔ بَلْ هِيَ عِظَمُ نَفْعِهٖ فِى الْاِسْلَام

ان چاروں بزرگوں کے زمانہ تک خلافت راشدہ ختم ہوگئی۔ ان کے بعد جو خلفاء ہوئے ہیں وہ بادشاہ تھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں پھر ان کے بعد فضیلت میں حضرت عمرؓ کا مرتبہ ہے اور ان بزرگوں کے افضل ہونے کا یہ معنی نہیں کہ یہ تمام وجوہ سے دوسروں

Marfat.com

فَاَمِيْرُ الْاُمَّةِ النَّبِی صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَوَزِيْرَاهُ
اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ بِاِعْتِبَارِ
الْهِمَّةِ الْبَالِغَةِ فِیْ اِشَاعَةِ
الْحَقِّ فَاِنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجْهَيْنِ وَجْهٌ يَاْخُذُ
عَنِ اللہِ وَوَجْهٌ يُعْطِی الْخَلْقَ۔
وَلَهُمَا فِی الْاِعْطَاءِ لِلْخَلْقِ۔
تَالِيْفًا لِلنَّاسِ وَجَمْعًا
لَهُمْ وَتَدْبِيْرًا لِلْحُرُوْبِ
يَدٌ طُوْلٰی۔

سے افضل ہیں حتٰی کہ نسب، شجاعت
قوت، علم اور اس جیسے دیگر امور میں
(ممکن ہے کہ بعض دوسرے صحابہ
افضل ہوں، بلکہ ان بزرگوں کے افضل
ہونے کا یہ معنی ہے کہ اسلام میں
ان سے جو نفع عظیم ہوا ہے وہ دوسروں
سے نہیں ہوا۔ پس امیر تو اصل میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابوبکرؓ، عمرؓ
آپ کے دو وزیر ہیں۔ انہوں نے
حق کی اشاعت میں ہمت بالغہ
سے کام لیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی دو جہتیں ہیں۔ ایک
جہت اللہ تعالٰے سے اخذ کرنے
کی ہے اور دوسری جہت مخلوق کو
دینے کی ہے۔ اور ان دونوں بزرگوں
(شیخینؓ) کو خلق خدا کی ہدایت میں
اور لوگوں کو جمع کرنے میں اور جہاد

Marfat.com

وَنَكُفُّ اَلْسِنَتَنَا عَنْ ذِكْرِ الصَّحَابَةِ اِلَّا بِخَيْرٍ وَهُمْ اَئِمَّتُنَا وَقَادَتُنَا فِي الدِّيْنِ۔ وَسَبُّهُمْ حَرَامٌ وَتَعْظِيْمُهُمْ وَاجِبٌ وَلَا نُكَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اِلَّا بِمَا فِيْهِ مِنْ نَفْيِ الصَّانِعِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَعِبَادَةِ غَيْرِ اللّٰهِ اَوْ اِنْكَارِ الْمَعَادِ وَالنَّبِيِّ وَسَائِرِ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ۔

کی بہتر تدبیریں کرنے میں بہت کمال حاصل تھا۔

اور تمام صحابہ کے بارہ میں ہم اپنی زبانوں کو روکتے ہیں اور سوائے بھلائی اور خیر کے ان کا ذکر نہیں کرتے (یعنی ان پر کسی قسم کی تنقید و جرح نہیں کرتے) وہ دین میں ہمارے مقتدا اور پیشوا ہیں، صحابہ کو گالی دینی حرام ہے اور ان کی تعظیم واجب ہے، اور ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے ہیں جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے خدا تعالیٰ صانع قادر المختار کی نفی ہو۔ یا غیر اللہ کی عبادت کرے، یا معاد اور قیامت کا انکار کرے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرے یا دوسری ضروریات دین کا انکار کرے (ضروریات دین میں کسی ایک چیز

Marfat.com

کا انکار یا ان کی غلط تاویل کرنے سے کافر ہو گیا)۔

وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبٌ وَشَرْطُهٗ اَنْ لَّا يُؤَدِّيَ اِلَى الْفِتْنَةِ وَ اَنْ يُّظَنَّ قَبُوْلُهٗ۔

اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور قبول کرنے کا گمان ہو۔

فَهٰذِهٖ عَقِيْدَتِيْ اَدِيْنُ اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا۔

(امام ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں) یہ میرا عقیدہ ہے اسی کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہوں، ظاہرًا و باطنًا اور اوّل آخر ظاہر باطن میں سب ستائش اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْشُرْنِيْ زُمْرَةِ اَتْبَاعِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے اللہ میرا حشر بھی ان لوگوں کے گروہ میں فرما جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانیوالوں کا اتباع کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اسکی مخلوق میں سب سے بہتر ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُنکی آل اور تمام صحابہ اور انکے اتباع پر۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

# دلیل المشرکین

مصنفہ مولانا احمد الدین صاحب بگوی رح

(تلمیذ حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی رح)

مع اردو ترجمہ

# ایضاح المؤمنین

از: مولانا عبدالحمید سواتی بانی مدرسہ نصرۃ العلوم

شرک اور اس کی مختلف قسمیں اور اس کی کثیر الوقوع صورتیں جو عام طور پر انسانی سوسائٹی میں پائی جاتی ہیں، اُن پر بڑے اچھے طریق سے بحث کی گئی ہے، اور ہر ایک بات کی دلیل قرآنی آیات، احادیثِ نبویہ، قول و فعلِ صحابہ کرام رض، ائمہ مجتہدین رح کے اقوال اور سلف صالحین کے مسلّمہ اصولوں کی روشنی میں کی گئی ہے ایک سو تینتیس ۱۳۳ سال کے بعد یہ اہم قلمی کتاب پہلی دفعہ مدرسہ نصرۃ العلوم کی طرف سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو رہا ہے۔ بلا تردّد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ العزیز قیمت

ناشر ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نُصرۃُ العُلوم

گوجرانوالہ

Marfat.com

# خطباتِ شیخ الاسلام

یہ کتاب پہلی بار شائع ہو کر منظرِ عام پر آرہی ہے جسمیں شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ کے صدارتی خطبات جمع کیے گئے ہیں جو جمعیۃ علماء ہند کے مختلف اجلاسوں میں پیش کیے گئے تھے۔

---

مقدمہ

از: حضرۃ مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ بانی مدرسہ نصرۃ العلوم

---

قیمت : ‎-/۸۰ روپے

Marfat.com